بُغض و کینہ
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود پر دُرُود و سلام بھیجتے

شہزادیٔ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زَہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ یعنی حُضُور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب مسجِد میں داخل ہوتے تو محمد مصطفٰی (یعنی خود) پر دُرُود و سلام بھیجتے اور جب نکلتے تو بھی محمد مصطفٰی (یعنی خود) پر دُرُود و سلام بھیجتے۔

(سنن الترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء مایقول عند دخول المسجد، ۱/۳۳۹ حدیث ۳۱٤ ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجِد میں داخل ہوتے اور نکلتے وَقْت بھی نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود و سلام بھیجنا چاہیے کہ یہ سنَّت ہے، مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اِس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسجِد میں جاتے وَقْت دُرُود شریف پڑھنا سنَّت ہے۔ شِفا شریف میں ہے کہ خالی گھر اور مسجِد میں جاتے وَقْت یہ پڑھے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' دوسرے یہ کہ حُضُور اَنوَر (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **خود بھی اپنے پر دُرُود و سلام پڑھتے تھے** کبھی ''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ'' اور کبھی ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ'' فرماتے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۵۰)

قَبْر کالے سانپوں سے بھری ہوئی تھی

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں کچھ لوگ گھبراہٹ کے عالَم میں حاضِر ہوئے اور عَرْض کی: ہم حج کی سعادت پانے کے لئے نکلے تھے، ہمارے ساتھ ایک آدمی بھی تھا، جب ہم ذَاتُ الصِّفَاح[1] کے مقام پر پہنچے تو وہ انتقال کر گیا۔ ہم نے اس کے غسل وکفن کا انتظام کیا پھر اس کے لئے قبر کھودی اور اسے دَفْن کرنے لگے تو دیکھا کہ اس کی قبر کالے کالے سانپوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہم نے وہ جگہ چھوڑ کر دوسری قبر کھودی تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی کالے سانپوں سے بھر گئی، چنانچہ ہم نے اسے وہاں بھی نہیں دفنایا اور آپ کے پاس حاضر ہوگئے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **ذٰلِكَ الْغِلُّ الَّذِیْ تَغِلُّ بِهِ اِنْطَلِقُوْا فَادْفِنُوْهُ فِیْ بَعْضِهَا** یعنی یہ اس کا کینہ ہے جو وہ اپنے دل میں رکھا کرتا تھا، جاؤ! اور اسے وہیں دَفْن کردو۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، ۶/۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سفرِ حج جیسی عظیم سعادت سے مُشَرَّف ہونے والے شخص کو بھی سینے کے کینے کی وجہ سے سانپوں بھری قبر میں دَفْن ہونا پڑا۔ مذکورہ حکایت میں ہم جیسوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے جن کا ظاہر بڑا صاف اور پاکیزہ دکھائی دیتا ہے مگر باطن بُغْض وکینے اور طرح طرح کی غلاظتوں سے

[1]: ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے باہر یمن کی طرف واقع ہے۔ (فتح الباری، ۱۳/۱۷۶)

آلُودہ ہوتا ہے۔ ذرا سوچئے ! اگر ہماری قبر میں بھی اسی طرح سانپ بچھو آ گئے تو ہمارا کیا بنے گا؟ لہٰذا اس سے پہلے کہ سانسوں کا تسلسل ٹوٹ جائے اور توبہ کی مہلت بھی نہ ملے آیئے ! ہم بارگاہِ خداوندی میں اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات کرتے ہیں کہ

سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے قبر میں کچھ نہ دے سزا یاربّ
نُورِ احمد سے قبر روشن ہو وَحشتِ قبر سے بچا یاربّ

(وسائل بخشش، ص۸۸)

ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُس کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

باطِنی گناہوں کا علاج بے حد ضروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ گناہوں کا تعلُّق ظاہِر سے ہوتا ہے جیسے قتل، چوری، غیبت، رشوت، شراب نوشی اور کچھ کا باطِن سے مثلاً حَسَد، تکبر، ریاکاری، بدگمانی۔ بہرحال گناہ ظاہری ہوں یا باطِنی ! ان کا ارتکاب کرنے والا جہنم کے دردناک عذاب کا حقدار ہے، اس لئے دونوں قسم کے گناہوں سے بچنا ضروری ہے لیکن باطِنی گناہوں سے بچنا ظاہِری گناہوں کی نسبت زیادہ مشکل ہے کیونکہ ظاہری گناہ کو پہچاننا آسان جبکہ باطِنی گناہ کی شناخت اس وجہ سے دُشوار ہے کہ یہ سر کی آنکھوں سے دکھائی نہیں

دیتے انہیں صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔تقویٰ و پرہیز گاری پانے اوراپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے ہمیں ظاہر کے ساتھ ساتھ اپنا باطن بھی سُتھرا رکھنے کی ضرور کوشش کرنی چاہیے ۔ بہت سارے باطنی گناہوں میں سے ایک ''بُغْض و کینہ'' بھی ہے۔اس کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ کینہ کسے کہتے ہیں؟اس کے کیا نقصانات ہیں؟ کونسا کینہ زیادہ بُرا ہے؟اس کا علاج کیونکر ہوسکتا ہے؟ کس سے کینہ رکھنا واجِب ہے؟ ہمیں ایسا کیا کرنا چاہیے کہ کسی کے دل میں ہمارے لئے کینہ پیدا نہ ہو؟ زیرِ نظر رسالہ جس کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتھم العالیہ نے ''بُغْض و کینہ'' رکھا ہے،اس رسالے میں کینے کے بارے میں اسی نوعیت کی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے ،ضمناً بہت سے مدنی پھول بھی اپنی خوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔اس رسالے کو خوب سمجھ کر کم از کم تین مرتبہ پڑھیے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہو جائیے ۔(شعبہ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ)

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا ۔۔۔ کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو
گناہوں کی چُھٹے ہر ایک عادت ۔۔۔ سُدھر جاؤں کرم یا مصطفٰے ہو

(وسائل بخشش،ص ١٦٥)

مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے ۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

کینہ کسے کہتے ہیں؟

دل میں دشمنی کو روکے رکھنا اور موقع پاتے ہی اس کا اِظہار کرنا کینہ کہلاتا ہے (لسان العرب، ۱/ ۸۸۸)، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نے ''اِحیاء العلوم'' میں کینے کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: اَلْحِقْدُ: اَنْ یَّلْزِمَ قَلْبُہٗ اِسْتِثْقَالَہٗ وَالْبُغْضَۃَ لَہٗ وَالنِّفَارَ عَنْہُ وَاَنْ یَّدُوْمَ ذٰلِکَ وَیَبْقٰی یعنی: کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اُس سے دشمنی وبُغْض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ۳/ ۲۲۳)

مثلاً کوئی شخص ایسا ہے جس کا خیال آتے ہی آپ کو اپنے دل میں بوجھ سا محسوس ہوتا ہے، نفرت کی ایک لہر دل ودماغ میں دوڑ جاتی ہے، وہ نظر آجائے تو ملنے سے کَتراتے ہیں اور زبان، ہاتھ یا کسی بھی طرح سے اُسے نقصان پہنچانے کا موقع ملے تو پیچھے نہیں رہتے تو سمجھ لیجئے کہ آپ اس شخص سے **کِینہ** رکھتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ ویسے ہی کسی سے ملنے کو جی نہیں چاہتا تو یہ کینہ نہیں کہلائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان سے کینہ رکھنے کا شرعی حکم

مسلمان سے بلاوجہ شرعی کینہ وبُغْض رکھنا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ۶/ ۵۲۶) یعنی کسی نے ہم پر نہ تو ظُلْم کیا اور نہ ہی ہماری جان ومال وغیرہ میں کوئی حق تلَفی کی پھر بھی ہم اس کے لئے دل میں کینہ رکھیں تو یہ ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام

ہے ۞اور اگر کسی نے ہم پر کوئی ظُلم کیا ہو یا ہمارا کوئی حق تلف کیا ہو جس کی وجہ سے ہم اس سے دل میں کینہ رکھیں تو یہ حرام نہیں ہے ۞ پھر اگر ہم اس سے بدلہ لینے پر قادِر نہ ہوں تو اس سے اپنا بدلہ لینے کے لئے روزِ محشر کا اِنتظار کر سکتے ہیں لیکن دُنیا ہی میں معاف کر دینا افضل ہے ۞اور اگر بدلہ لینے پر قادِر ہوں تو اس سے اسی قدر بدلہ لے سکتے ہیں جتنا اس نے ہم پر ظُلم کیا یا مال وغیرہ میں ہماری حق تلفی کی ہے ۞لیکن ایسی صورت میں بھی اگر ہم اسے معاف کر دیں گے تو زیادہ ثواب کے حقدار ہوں گے ۞اور اگر معاف کرنے کی صورت میں خدشہ ہو کہ اس شخص کو مزید جرأت ملے گی اور وہ ہم پر یا کسی اور پر زیادہ ظلم ڈھائے گا تو ایسی صورت میں بدلہ لینا معاف کر دینے سے افضل ہے۔ (الطريقة المحمدية مع الحديقة الندية ٣/٨٦ بالاختصار)

نوٹ: اس کتاب میں جہاں کینے کی مذمت کی گئی ہے وہاں ناجائز و حرام کینہ مراد ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمّد

کینہ کی ہلاکت خیزیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کینہ وہ مُہلِک (یعنی ہلاک کر دینے والی) باطِنی بیماری ہے جس میں مبتلا ہونے والا دُنیا و آخرت کا خسارہ اٹھاتا ہے اور اس کے مُضِر (یعنی نقصان دہ) اَثرات سے اس کے آس پاس رہنے والے اَفراد بھی نہیں بچ پاتے اور یوں یہ بیماری عام ہو کر معاشرے کا سکون برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ خاندانی دشمنیاں شروع ہو جاتی ہیں، ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچی جاتی ہیں، ذلیل و رُسوا کرنے اور مالی

نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنے کے بجائے اُسے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں جس سے فتنہ وفساد جنم لیتا ہے۔ فی زمانہ اس کی مثالیں کُھلی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہیں۔ **اللہ** تعالیٰ ہم سب کو اس مُہلِک بیماری سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پچھلی اُمّتوں کی بیماری

یاد رہے کہ بُغْض و کینہ آج کل کی پیداوار نہیں بلکہ بہت پرانی بیماری ہے، ہم سے پہلی اُمتیں بھی اس کا شکار ہوتی رہی ہیں۔ دافِعِ رنج ومَلال، صاحِبِ جُود ونَوال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باکمال ہے: ''عنقریب میری اُمّت کو پچھلی امتوں کی بیماری لاحق ہوگی۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عَرْض کی: ''پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟'' تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تکبُّر کرنا، اِترانا، ایک دوسرے کی غیبت کرنا اور دُنیا میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنا نیز آپس میں بُغض رکھنا، بُخْل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظُلْم میں تبدیل ہوجائے اور پھر فِتنہ وفساد بن جائے۔'' (المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ مقدام، ۶/۳۴۸، الحدیث: ۹۰۱۶)

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی (وسائل بخشش ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کینے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل ہی دل میں پلنے والا کینہ دُنیا وآخرت میں کیسے کیسے نقصانات کا سبب بنتا ہے! چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

﴿1﴾ چُغل خوری اور کینہ پَرْوَرِی دوزخ میں لے جائیں گے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ النَّمِیْمَۃَ وَالْحِقْدَ فِی النَّارِ لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ مُسْلِمٍ بے شک چغل خوری اور کینہ پَرْوَری جہنم میں ہیں، یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔

(المعجم الاوسط، باب العین، من اسمہ عبدالرحمٰن، ۳/۳۰۱، الحدیث ۴۶۵۳)

اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ ! جہنم کے عذابات اس قدر خوفناک اور دہشتناک ہیں کہ ہم تصوُّر بھی نہیں کرسکتے، کئی اَحادیث وروایات میں یہ مضامین موجود ہیں کہ دوزخیوں کو ذِلّت ورُسوائی کے عالَم میں داخلِ جہنم کیا جائے گا، وہاں دُنیا کی آگ سے ستّر گنا تیز آگ ہوگی جو کھالوں کو جَلا کر کوئلہ بنادے گی، ہڈیوں کا سُرمہ بنادے گی، اس پر شدید دُھواں جس سے دَم گھٹے گا، اندھیرا اتنا کہ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہ دے، بھوک پیاس سے نڈھال بیڑیوں میں جکڑے جہنمی کو جب پینے کے لئے اُبلتی ہوئی بدبودار پِیپ دی جائے گی تو منہ کے قریب کرتے ہی اس کی تپش سے منہ کی کھال جَھڑ جائے گی، کھانے کو کانٹے دار تھوہر ملے گا، لوہے کے بڑے بڑے ہتھوڑوں سے اسے پِیٹا جائے گا۔ اسی قسم کے بے شمار رَنج واَلم اور تکلیفوں سے بھرپور جگہ ہوگی جہاں دیگر

گناہگاروں کے ساتھ ساتھ چغل خور اور کینہ پَرْوَر بھی جائیں گے۔

ہم قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) بخشش نہیں ہوتی

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ہر پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، پھر بُغض وکینہ رکھنے والے دو بھائیوں کے علاوہ ہر مؤمن کو بخش دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اُتْرُکُوْا اَوِ ارْکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اُس بُغض سے واپس پلٹ آئیں۔

(صحیح مسلم، کتاب البروالصلة، باب النھی عن الشحناء، ص۱۳۸۸، الحدیث۲۵۶۵)

مسلمانوں کا کینہ اپنے سینہ میں پالنے والوں کے لئے رونے کا مقام ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف سے ہر پیر اور جمعرات کو بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں لیکن کینہ پَرْوَر اپنی قلبی بیماری کی وجہ سے بخشے جانے والے خوش نصیبوں میں شامل ہونے سے محروم رہ جاتا ہے!

تجھے واسِطہ سارے نبیوں کا مولیٰ
مِری بخش دے ہر خطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ رحمت ومغفرت سے محرومی

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (ماہِ) شعبان کی پندرہویں رات اپنے بندوں پر (اپنی قدرت کے شایانِ شان) تجلّی فرماتا ہے، مغفرت چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے جبکہ کینہ رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۸۲، الحدیث: ۳۸۳۵)

نازُک فیصلوں کی رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مَروی فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یہ بھی ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

(تفسیر الدُّرالمَنثور، ۷/۴۰۲، سورۃ الدخان، تحت الاٰیۃ: ۵)

ذرا غور فرمائیے کہ پندرہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے کس کی قِسمت میں کیا لکھ دیا جائے! ایسی اہم رات میں بھی کینہ پَرْوَر بخشش ومغفرت کی خیرات سے محروم رہتا ہے۔

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گناہوں سے ہردَم بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا

حضرت سَیِّدُ نا فُضَیل بن عِیاض علیہ رحمۃ اللّٰہ الوھّاب نے خلیفہ ہارون رشید کو ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے حسین وجمیل چہرے والے! یاد رکھ! کل بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھ سے مخلوق کے بارے میں سوال کرے گا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا یہ خوبصورت چہرہ جہنم کی آگ سے بچ جائے تو کبھی بھی صبح یا شام اس حال میں نہ کرنا کہ تیرے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کینہ یا عداوت ہو۔ بے شک **رسولُ اللہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَصْبَحَ لَھُمْ غَاشًّا لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ کینہ پَرْوَر ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔'' یہ سن کر خلیفہ ہارون رشید رونے لگے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۸/۱۰۸، الحدیث۱۱۵۳۶)

عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا
گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ! (وسائلِ بخشش ص۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ ایمان برباد ہونے کا خطرہ

ایمان ایک اَنمول دولت ہے اور ایک مسلمان کے لئے ایمان کی سلامتی سے اہم کوئی شے نہیں ہوسکتی لیکن اگر وہ بُغْض وحَسَد میں مبتلا ہوجائے تو ایمان چِھن جانے کا اندیشہ ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ

قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ

تم میں پچھلی اُمّتوں کی بیماری حَسَد اور بُغْض سرایت کرگئی، یہ مُونڈ دینے والی ہے، میں نہیں کہتا کہ یہ بال مُونڈتی ہے بلکہ یہ دین کومُونڈ دیتی ہے۔

(سنن الترمذی،کتاب صفة القیٰمة،٤/٢٢٨،الحدیث:٢٥١٨)

مُفَسِّرِشَہِیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ دین وایمان کو جڑ سے خَتم کر دیتی ہے کبھی انسان بُغْض وحَسَد میں اسلام ہی چھوڑ دیتا ہے شیطان بھی انہیں دو بیماریوں کا مارا ہوا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،٦/٦١٥)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص٧٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ دعا قبول نہیں ہوتی

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سَمرقندی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: تین اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی: (پہلا) حرام کھانے والا (دوسرا) کثرت سے غیبت کرنے والا اور (تیسرا) وہ شخص کہ جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں کا کینہ یا حَسَد موجود ہو۔(درة الناصحین ص٧٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حاجات طَلَب کرنے

کا بہترین وسیلہ ہے ،اسی کے ذریعے بندے اپنے مَن کی مُرادیں یا خزانۂ آخرت پاتے ہیں مگر کینہ پَرْوَر اپنے کینے کے سبب دعاؤں کی قبولیت سے محروم ہوجاتا ہے۔

میں منگتا تُو دینے والا
یااللہ مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ دینداری نہ ہونا

حضرتِ سیِّدُنا حاتمِ اَصم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم نے ارشادفرمایا: کینہ پَرْوَر کامل دین دار نہیں ہوتا، لوگوں کو عیب لگانے والا خالِص عبادت گزار نہیں ہوتا ،چُغل خور کو اَمْن نصیب نہیں ہوتا اور حاسِد کی مدد نہیں کی جاتی۔ (منہاج العابدین، ص۷۵)

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کینے ،عیب جوئی ،چغل خوری اور حَسَد میں مبتلا ہو تو وہ متقی و پرہیز گار کہلانے کا حقدار نہیں بظاہر وہ کیسا ہی نیک صورت و نیک سیرت ہو، **اللہ** تعالٰی ہمیں ظاہِر و باطِن میں نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ دیگر گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے

غصے سے کینہ پیدا ہوتا ہے اور کینے سے آٹھ ہلاکت خیز چیزیں جنم لیتی

ہیں: ان میں سے **ایک** یہ ہے کہ کینہ پَرْوَر حسد کرے گا یعنی کسی کے غم سے شاد ہوگا اور اس کی خوشی سے غمگین۔ **دوسرا** یہ کہ شَماتت کرے گا یعنی کسی کو کوئی مصیبت پہنچے گی تو خوشی کا اِظہار کرے گا۔ **تیسرا** یہ کہ غیبت، دَروغ گوئی (یعنی جھوٹ) اور فحش کلامی سے اس کے رازوں کو آشکارا کرے گا۔ **چوتھا** یہ کہ بات کرنا چھوڑ دے گا اور سلام کا جواب نہیں دے گا۔ **پانچواں** یہ کہ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا اور اس پر زبان دَرازی کرے گا۔ **چھٹا** یہ کہ اس کا مذاق اُڑائے گا۔ **ساتواں** یہ کہ اس کی حق تلفی کرے گا اور صِلہ رحمی نہیں کرے گا یعنی اَقْرِبا سے مُرَوَّت نہیں کرے گا اور رشتہ داروں کے حقوق ادا نہیں کرے گا اور ان کے ساتھ اِنصاف نہیں کرے گا اور طالبِ معافی نہیں ہوگا۔ **آٹھواں** یہ کہ جب اس پر قابو پائے گا اس کو ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچائے گا اور دوسروں کو بھی اس کی اِیذا رسانی پر اُبھارے گا۔ اگر کوئی بہت دِیندار ہے اور گناہوں سے بھاگتا ہے تو اتنا تو ضرور کرے گا کہ اس کے ساتھ جو اِحسان کرتا تھا اس کو روک دے گا اور اس کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آئے گا اور نہ اس کے کاموں میں دِلسوزی کرے گا اور نہ اس کے ساتھ **اللہ** کے ذکر میں شریک ہوگا اور نہ اس کی تعریف کرے گا اور یہ تمام باتیں آدمی کے نقصان اور اس کی خرابی کا باعث ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت ۲/۶۰۶ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کینے کی وجہ سے انسان دیگر گناہوں اور برائیوں کی دلدل میں کس طرح پھنستا چلا جاتا ہے!

؎ گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
مِرا حشر میں ہوگا کیا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ کینہ پَرْوَر بے سکون رہتا ہے

کینہ پَرْوَر کے شب وروز رنج اور غم میں گزرتے ہیں اور وہ پَسْت ہمت ہوجاتا ہے۔ دوسروں کی راہ میں روڑے اَٹکاتا ہے اور خود بھی ترقی سے محروم رہتا ہے۔ امام شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی فرماتے ہیں: ''اَقَلُّ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا رَاحَۃً اَلْحَسُوْدُ وَالْحَقُوْدُ دُنیا میں کینہ پَرْوَر اور حاسِدین سب سے کم سکون پاتے ہیں۔''

(تنبیہ المغترین ص۱۸٤)

ہرانسان سکون کا مُتلاشی ہوتا ہے مگر نادان کینہ پَرْوَر کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ سکون کی راہ روکنے والی چیز تو اس نے اپنے سینے میں پال رکھی ہے، ایسے میں دل کو چین کیونکر نصیب ہوگا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ معاشرے کا سکون برباد ہوجاتا ہے

جیسا کہ صفحہ 6 پر گزرا کہ معاشرے کا سکون برباد کرنے میں کینے کا بھی بڑا کردار ہے، یہ بھائی کو بھائی سے لڑوا دیتا ہے، خاندان کا شِیرازہ بکھیر دیتا ہے، ایک برادری کو دوسری برادری کا مُخالِف بنا دیتا ہے اور یہ مِزاجِ شریعت کے خلاف ہے

کیونکہ مسلمانوں کو تو بھائی بھائی بن کر رہنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ

تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سَرْوَرِ ذیشان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَاتَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا یعنی آپس میں حَسَد نہ کرو، آپس میں بُغض وعداوت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، ٤/١١٧، الحدیث: ٦٠٦٦)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بدگمانی، حَسَد، بُغْض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے، لہٰذا یہ عُیُوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٦٠٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمان تو ایک دوسرے کے محافِظ ہوتے ہیں

نبی پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا یعنی: بیشک مؤمن کیلئے مؤمن مثل عمارت کے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب تشبیك الاصابع فی المسجد وغیرہ، ١/١٨١، الحدیث ٤٨١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گوشہ نشینی کی وجہ

جب حضرتِ سیِّدُ نا امام جعفر صادِق علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْخالِق تارِکُ الدُّ نیا (یعنی گوشہ نشین) ہو گئے تو حضرت سیِّدُ نا سُفیان ثَوری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نے حاضرِ خدمت ہو کر کہا: تارِکُ الدُّ نیا ہونے سے مخلوق آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے محروم ہو گئی ہے! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں مُندرَجۂ ذَیل دو شعر پڑھے ؎

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذِهَابَ اَمْسِ الذَّاهِبِ وَالنَّاسُ بَيْنَ مُخَايِلٍ وَّ مَآرِبِ

يُفْشُوْنَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَالْوَفَا وَ قُلُوْبُهُمْ مَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبِ

یعنی وفا کسی جانے والے کل کی طرح چلی گئی اور لوگ اپنے خیالات وحاجات میں غَرَق ہو کر رہ گئے ۔ لوگ یوں تو ایک دوسرے کے ساتھ اظہارِ مَحبَّت ووفا کرتے ہیں لیکن ان کے دل ایک دوسرے کے بُغض و کینے کے بچھوؤں سے لبریز ہیں! (تذکرۃُ الاولیاء ص ۲۲)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! سیِّدُ نا امام جعفر صادِق علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الخالق لوگوں کی مُنافقت والی رَوِش سے تنگ آکر خَلْوَت (تنہائی) میں تشریف فرما ہو گئے ۔ اس پاکیزہ دور میں بھی یہ صورتِ حال ہونے لگی تھی تو اب تو جو حال بے حال ہے اُس کا کس سے شکوہ کیجئے ۔ آہ! آج کل تو اکثر لوگوں کا حال ہی عجیب ہو گیا ہے

جب باہم ملتے ہیں تو ایک دوسرے کے ساتھ نہایت تعظیم کے ساتھ پیش آتے اور خوب حال اَحوال پوچھتے ہیں، ہر طرح کی خاطر داری اور خوب مہمان داری کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی بوتل پلا کر نہال کرتے ہیں تو کبھی چائے پلا کر، پان گٹکے سے منہ لال کرتے ہیں۔ بظاہِر ہنس ہنس کر خوش کلامی و قِیل و قال کرتے ہیں مگر اپنے دل میں اُس کے بارے میں بُغض و مَلال رکھتے ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۲۸)

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُغض و کینے اور طرح طرح کے ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمٰی سے کم نہیں، اِس سے ہر دَم وابستہ رہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے مُنسلِک (مُن۔سَ۔لِک) ہونے والوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں بلکہ مَدَنی اِنقلاب برپا ہوجاتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ ہو، چُنانچہ

زندگی کا رُخ بدل گیا

لودھراں (پنجاب، پاکستان) کے نواحی علاقے سُوئی والا میں مقیم اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ یوں ہے: میں نت نئے فیشن کا دِلدادہ اور فلموں ڈراموں کا اسقدر شوقین تھا کہ ہمارے علاقے میں مِنی سینما چلانے والے بھی مجھ سے پوچھ پوچھ کر

فلمیں منگوایا کرتے تھے۔ ہر نیا گانا پہلے ہماری سلائی کی دُکان پر ہی سُنا جاتا۔ میں بدنگاہی اور گندی فلمیں دیکھنے کی عادتِ بد میں بھی مبتلا تھا۔ غالباً 1993ء کی بات ہے کہ میں کسی کام کے سلسلے میں باب المدینہ کراچی گیا، اس دوران ماموں زاد بھائی کے ساتھ کورنگی (ساڑھے تین) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہوا لیکن اپنا وَقْت گھومنے پھرنے میں گزار کر اپنے شہر واپس آ گیا لہٰذا میری عادات واَطوار میں کوئی خاص تبدیلی نہ آسکی، اتنا ضرور ہوا کہ میں دعوتِ اسلامی سے محبت کرنے لگا۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ ہمارے علاقے میں لودھراں سے تین دن کا مَدَنی قافلہ تشریف لایا۔ مدنی قافلے میں شریک عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے میں نے بھی تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی۔ جمعرات کو روانگی تھی مگر میں کسی مجبوری کی وجہ سے سفر نہ کر سکا لیکن لودھراں جا کر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماع** میں شرکت ضرور کی۔ جب میں اجتماع میں پہنچا تو رِقّت انگیز دعا ہو رہی تھی، دعا کے لئے بیٹھتے ہی میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور دل سے گناہوں کی سیاہی دُھلنا شروع ہو گئی۔ اگلی جمعرات ہم تقریباً 20 اسلامی بھائی ہفتہ وار اجتماع میں پہنچے، یوں ہمارے علاقے سے اجتماع میں آنے جانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی اجتماع میں بھی ہمارے علاقے سے بس بھر کر گئی۔ مَدَنی ماحول کی برکت سے میں نے نہ صرف فلمیں دیکھنا چھوڑ دیں بلکہ گانوں کی کیسٹوں پر

بھی بیانات بھروا لئے ، جس پر میرے بڑے بھائی خفا بھی ہوئے مگر میں نے حکمتِ عملی سے ترکیب بنالی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرے مَدَنی ماحول میں آنے کی برکت سے والد صاحب اور بڑے بھائی نے بھی چہرے پر داڑھی شریف سجالی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں مَدَنی قافلوں میں سفر کرتا رہا اور اپنے علاقے میں مَدَنی کام کرنے کی کوششیں کرتا رہا، یوں دیئے سے دیا جلتا رہا اور علاقے میں کئی اسلامی بھائی **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ہوگئے۔ پھر میری شادی بھی مَدَنی ماحول کی ترکیب سے ہوئی ، ناچ گانوں کی جگہ نعت خوانی اور سنّتوں بھرے بیان کا سلسلہ ہوا اور بارات بھی نعتوں کی صداؤں میں روانہ ہوئی۔ میرے واقف کار اور عزیز واقربا حیرت کا اِظہار کررہے تھے کہ ہم نے ایسی شادی پہلی بار دیکھی ہے۔ شادی کے کچھ ہی سال بعد میرے ایک اور بھائی جو بہت فیشن ایبل تھے انہوں نے بھی سادگی اختیار کرلی اور چہرے پر داڑھی شریف سجالی۔ جب میرے والد صاحب کا اِنتقال ہوا تو اتنا کثیر ایصالِ ثواب کیا گیا کہ سننے والے حیران رہ گئے کہ ہم نے اپنی زندگی میں اتنا اِیصالِ ثواب کسی کے لئے نہیں سُنا ، یہ **دعوتِ اسلامی** کی برکتیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پہلے علاقائی مشاورت میں بطورِ خادِم (نگران) کام کیا ، پھر ڈویژن سطح پر مدنی انعامات کی ذمہ داری ملی ، پھر صوبائی مشاورت میں مدنی قافلہ ذمہ دار بنا ، اب تادمِ تحریر ڈویژن مشاورت میں خادِم (یعنی نگران) اور کابینہ سطح پر مدنی عطیات بکس کی ذمہ داری نبھانے کے لئے کوشاں ہوں۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول
بَفَیضانِ احمد رضا اِن شاءَ اللّٰہ یہ پُھولے پھلے گا سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص ٦٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بد ترین بُغض وکینہ

عام مسلمانوں سے بلا وجہِ شرعی کینہ رکھنا بے شک حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان، سادات عظام رضی اللہ تعالیٰ عنھم، علمائے کرام اور عربوں سے **بُغض وکینہ** رکھنا اس سے کہیں زیادہ بُرا ہے۔ ایسا کرنے والے کی شدید مُذَمّت کی گئی ہے۔ چنانچہ

صحابۂ کرام سے بُغض رکھنے کی وعیدِ شدید

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میرے اَصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! انھیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے انھیں محبوب رکھا میری مَحَبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے ان سے بُغض کیا وہ مجھ سے بُغض رکھتا ہے، اس لئے اُس نے ان سے بُغض رکھا، جس نے انھیں اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے بیشک خدا تعالیٰ کو اِیذا دی، جس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے گرفتار

کرے۔ (سُنَنِ تِرمِذی،کتاب المناقب،٥/٤٦٣،الحدیث:٣٨٨٨)

صدرُالافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد نعیم الدّین مُرادآبادی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی **فرماتے ہیں:** مسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحبَّت حُضُور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی مَحبَّت ہے اور جو بدنصیب صَحابہ (علیہم الرضوان) کی شان میں بے ادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دُشمنِ خدا و رسول ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا ص ۳۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ **فرماتے ہیں:** ؎

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور

نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترَت رسولُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش ص ۱۵۳)

(یعنی اہلسنَّت کا بیڑا پار ہے کیوں کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان ان کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلبیت اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کشتی کی طرح ہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے بُغض و عداوت رکھنے والے کا بھیانک انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے بُغض و عداوت رکھنا دارَین (یعنی دُنیا و آخرت) میں نقصان و خُسران کا سبب ہے چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا نورُ الدّین عبدالرَّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی اپنی مشہور کتاب شَواہِدُ النُّبُوَّۃ میں

نقل کرتے ہیں: تین اَفرادیَمَن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کُوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا جو شَیخَینِ کریمین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) کا گستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کُوچ کا وَقت آیا تو ان میں سے اٹھ کر دو نے وضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عین اُس وَقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عجم وعرب، محبوبِ ربّ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے سرہانے تشریف لاکر ارشاد فرما رہے تھے: اے فاسِق! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فاسِق کو ذلیل وخوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔ جب وہ گستاخ اُٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں مَسخ ہونا (بگڑنا) شروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مُشابہ ہوگئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔ اُس کے رُفقاء نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیے۔ غروبِ آفتاب کے وَقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مُضطَرِب (یعنی بے تاب) ہوکر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جا ملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خائف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر انہوں نے ان کو کوئی اذیّت نہ دی اور وہ بندر نما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور انہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد

جب بندر واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شَوا ھِدُ النُّبُوَّۃ ص ۲۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! شَیخینِ کریمین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا گستاخ بندر بن گیا۔ کسی کسی کو اس طرح دُنیا میں بھی سزا دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نُمونہ بنا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ڈریں، گناہوں اور گستاخیوں سے باز آئیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہم کو صحابۂ کرام اور اہلبیتِ عِظام علیہم الرضوان سے مَحَبّت کرنے والوں میں رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سادات سے بُغض رکھنے والے کوحوضِ کوثر پر چابک مارے جائیں گے

حضرت سیِّدُنا حسن بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ہم سے بُغض مت رکھنا کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَایُبْغِضُنَا وَ لَایَحْسُدُنَا اَحَدٌ اِلَّا ذِیْدَ عَنِ الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِسِیَاطٍ مِنْ نَارٍ جو شخص ہم سے بُغض یا حَسَد کریگا، اسے قِیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں کے ذریعے دُور کیا جائے گا۔ (المعجم الاوسط، ۲/۳۳، الحدیث ۲٤۰۵)

اہلِ بیت کا دشمن دوزخی ہے

ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص **بیتُ اللّٰہ شریف** کے ایک کونے اور **مقامِ ابراہیم** کے درمیان جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور پھر وہ **اہلِ بیت** کی دشمنی پر مرجائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔

(المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ٤/۱۲۹۔۱۳۰، الحدیث ٤٧٦٦)

؎ حُبِّ سادات اے خدا دے واسِطہ
اہلبیتِ پاک کا فریاد ہے (وسائل بخشش ص۵۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عَرَبوں سے بُغض وکدورت رکھنے والا شَفاعت سے محروم

عَرَب ممالِک میں کام کرنے والے بعض لوگ عَرَبوں کو بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں اور بعض حُجّاج بھی، اِس سے بچنا ضَروری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عَفّان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَ لَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ جس نے اہلِ عَرَب سے بُغض و کدُورت رکھی میری شَفاعت میں داخِل نہ ہوگا اور نہ ہی اُسے میری مَحَبَّت نصیب ہوگی۔ (ترمذی، کتاب المناقب، ۵/۴۸۷، حدیث: ۳۹۵۴)

جس نے عربوں سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا

محبوبِ رب، تاجدارِ عَرَب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **عَرَب کی مَحَبَّت ایمان** ہے اور ان کا **بُغض کُفر** ہے، جس نے **عَرَب** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۲/۶۶، الحدیث ۲۵۳۷)

عَرَب سے بُغض کب کُفر ہے

حضرتِ علّامہ مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے فرمانِ گرامی کا خُلاصہ ہے:

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عَرَبی ہیں اور قراٰن بھی اہلِ عَرَب کی زَبان میں ہے، ان نسبتوں کی وجہ سے اگر کوئی **عَرَبوں** سے بُغض رکھے تو اِس سے سلطانِ عَرَب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بُغض لازِم آئے گا جو کہ **کُفر** ہے۔

(فیض القدیر لِلمناوی،٣/ ٢٣١، تحت الحدیث ٢٢٥)

تین وجوہ کی بناپر عرب سے محبت رکھو

سرکارِمدینۂ منوّرہ ،سردارِمکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ محبت نشان ہے: تین وُجُوہ کی بِنا پر **عَرَب** سے مَحَبَّت رکھو، اس لئے کہ ﴿١﴾ میں عَرَبی ہوں ﴿٢﴾ قُراٰنِ مجید عَرَبی ہے ﴿٣﴾ اہلِ جنَّت کا کلام عَرَبی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان،باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم،٢/ ٢٣٠،الحدیث ١٦١٠)

حسنِ یوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش شریف،ص٥٨)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص٢٨٦تا٢٩٩ملتقطاً)

کیا کُفّارِ عَرَب سے بھی مَحَبّت رکھنی ہوگی؟

مَحَبَّت ایمان کے ساتھ مَشروط ہے،لہٰذا کفّار و مُرتَدّینِ عَرَب سے مَحَبَّت تو دُور کی بات ہے اُن سے عداوت رکھنی واجِب ہے۔جیسا کہ حضرتِ علّامہ مَناوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جو اہلِ عَرَب کافِر یا منافق ہیں اُن سے بُغض رکھنا بُرا نہیں بلکہ واجِب ہے۔ (فیض القدیر،١/ ٢٣١، تحت الحدیث ٢٢٥)

اہلِ عَرَب عَرَبی آقا کے ہم قوم ہیں

عَرَبی لوگ قومیّت کے اِعتِبار سے چُونکہ عَرَبی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھتے ہیں لہٰذا مَحبَّت کا تقاضا بھی یِہی ہے کہ جو اہلِ عرب مسلمان ہیں ان کو بُرا بھلا کہنے سے زَبان کو روکا جائے، ہاں اِن میں جو کفّار، مُرتَدِّین اور منافقین ہیں یقیناً وہ بُرے ہیں اور ان کو بُرا ہی کہا جائے گا۔ دیکھئے! ابولَہَب بھی عَرَبی تھا مگر اُس کی مذمّت میں قراٰنِ پاک کی ایک پوری سورت سُورۂ لَھَب موجود ہے۔ بَہَر حال اگر عَرَبیوں میں سے کسی کی طرف سے بِالفرض آپ کو کوئی ذاتی تکلیف پہنچ بھی گئی ہو تب بھی صبر سے کام لیجئے۔ یقیناً اِس ایک کی ایذا دِہی کی وجہ سے سب عَرَب ہرگز بُرے نہیں بن گئے۔ اہلِ عَرَب سے مَحَبَّت کیلئے ہم غلامانِ مصطَفٰے کیلئے یِہی بات کافی ہے کہ ہمارے پیارے پیارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عَرَبی ہیں۔

ہائے کس وَقْت لگی پھانس اَلَم کی دل میں
کہ بَہُت دور رہے خارِ مُغیلانِ عرب (حدائق بخشش ص ۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علم اور عالم سے بُغْض رکھنے والا نہ بن کہ ہلاک ہو جائیگا

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَکُنِ الْخَامِسَۃَ فَتَھْلِکَ

عالِم بن یا مُتعلِّم ، یا علمی گفتگو سننے والا یا علم سے محبت کرنے والا بن اور پانچواں (یعنی علم اور عالِم سے بُغْض رکھنے والا[1]) نہ بن کہ ہلاک ہو جائیگا۔ (الجامع الصغیر، ص۷۸، حدیث:۱۲۱۳)

عالِمِ دین سے خواہ مخواہ بُغض رکھنے والا مَرِیضُ الْقَلْب اور خبیثُ الْباطِن ہے

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 129 پر فرماتے ہیں: ﴿۱﴾ ''اگر عالِم (دین) کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ''عالِم'' ہے جب تو صَرِیح کافِر ہے اور ﴿۲﴾ اگر بوجہِ عِلم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا (ہے اور) تَحقیر کرتا ہے تو سخت فاسِق فاجِر ہے اور ﴿۳﴾ اگر بے سبب (یعنی بِلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِیضُ الْقَلْب خَبِیْثُ الْباطِن (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا ہے) اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کُفْر کا اندیشہ ہے۔ ''خُلاصہ'' میں ہے: مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْر (یعنی ''جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالِمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا خوف ہے''۔) (خُلاصَۃُ الفتاوٰی، ۴/۳۸۸)

مجھ کو اے عطّارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے
اِن شاءَ اللّٰہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش، ص۶۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] فیض القدیر، ۲/۲۲، تحت الحدیث: ۱۲۱۳

یہودی معالج کا امام مازری کے ساتھ کینہ وحسد

امام مازری رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی علیل (یعنی بیمار) ہوئے (تو) ایک یہودی مُعالج (یعنی طبیب، آپ کا عِلاج کررہا) تھا، اچھے ہوجاتے پھر مَرَض عَود کرتا (یعنی دوبارہ ہوجاتا)، کئی بار یوہیں ہوا، آخر اُسے تنہائی میں بُلا کر دریافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اِس سے زیادہ کوئی کارِثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودُوں۔ امام رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اسے دَفع (یعنی دُور) فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شِفا بخشی، پھر امام رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے طِب کی طرف توجُّہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حاذِق اَطِبّا (یعنی ماہر طبیب) کردیا اور مسلمانوں کو مُمانَعت فرمادی کہ کافِر طبیب سے کبھی عِلاج نہ کرائیں۔[1] (فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولیائے کرام سے بُغض رکھنے والے کی توبہ

بغداد شریف کا ایک تاجِر اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام سے بَہُت بُغض رکھتا تھا۔ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی کو نَمازِ جُمعہ پڑھ کر فوراً مسجِد سے باہَر نکلتے دیکھ کر دل میں کہنے لگا کہ دیکھو تو سہی! یہ ولی بنا پھرتا ہے! حالانکہ مسجِد میں اس کا دل نہیں لگتا جبھی تو نَماز پڑھتے ہی فوراً باہَر نکل گیا ہے۔ وہ تاجِر یہی کچھ

م ـــــــــــــــــــــــ دینہ

[1]: کفار سے عِلاج کروانے کے بارے میں مزید تفصیلات فتاوی رضویہ جلد 21 صفحہ 238 تا 243 پر ملاحظہ کیجئے۔

سوچتا اور کہتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ حضرتِ سیِّدُ نابِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی نے ایک نانبائی کی دکان سے روٹی خریدی اور شہر سے باہَر کی جانب چل پڑے۔ **تاجِر** کو یہ دیکھ کر اور بھی غصّہ آیا اور بولا، یہ شخص مَحض روٹی کے لئے مسجِد سے جلدی نکل آیا ہے اور اب شہر کے باہَر کسی سبزہ زار میں بیٹھ کر کھائے گا۔ **تاجِر** نے تعاقُب جاری رکھتے ہوئے یہ ذِہن بنایا کہ جوں ہی بیٹھ کر یہ روٹی کھانے لگے گا، میں پوچھوں گا کہ کیا ولی ایسے ہی ہوتے ہیں جو روٹی کی خاطر مسجِد سے فوراً نکل آئیں! چُنانچِہ **تاجِر** پیچھے پیچھے ہو لیا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُ نابِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی کسی گاؤں میں داخِل ہو کر ایک مسجِد میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بیمار آدمی لیٹا ہوا تھا، حضرتِ سیِّدُ نابِشر حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی نے اُس بیمار کے سرہانے بیٹھ کر اُسے اپنے مبارَک ہاتھ سے روٹی کِھلائی۔ **تاجِر** یہ مُعامَلہ دیکھ کر حیران ہوا۔ پھر گاؤں دیکھنے کے لئے باہَر نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دوبارہ مسجِد میں آیا تو دیکھا کہ مریض وَہیں لیٹا ہے مگر حضرتِ سیِّدُ نابِشرِ حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی وہاں موجود نہیں۔ اس نے مریض سے پوچھا کہ کہاں گئے؟ اُس نے بتایا کہ وہ تو **بغداد** شریف تشریف لے گئے۔ تاجِر نے پوچھا: **بغداد** یہاں سے کتنی دُور ہے؟ وہ بولا، چالیس میل۔ تاجِر سوچنے لگا کہ میں تو بڑی مشکِل میں پھنس گیا کہ ان کے پیچھے اتنی دور نکل آیا اور تَعَجُّب ہے کہ آتے ہوئے کچھ پتا ہی نہیں چلا مگر اب کس طرح واپسی ہوگی؟ پھر اس نے پوچھا کہ اب دوبارہ وہ یہاں کب آئیں گے؟ بولا، اگلے جُمُعہ کو۔ ناچار تاجِر وَہیں رُکا رہا جب جُمُعہ آیا تو حضرتِ سیِّدُ نا

بِشر حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی اپنے وَقت پرتشریف لائے اور مریض کو روٹی کھلائی۔آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس **تاجر** سے فرمایا: آپ کیوں میرے پیچھے آئے تھے؟ **تاجر** نے عاجِزی کے ساتھ عَرض کی: حُضُور میری غَلَطی تھی! فرمایا: اُٹھئے اور میرے پیچھے پیچھے چلے آیئے۔چُنانچِہ وہ حضرت کے پیچھے پیچھے چلنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں دونوں **بغداد شریف** پہنچ گئے۔**حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی **کی زندہ کرامت دیکھ کر بغداد کے تاجر نے اولیاءِ کرام کے بُغض سے توبہ کی اور آئندہ ان پاک لوگوں کا دل سے مُعتَقِد ہوگیا۔** (روض الریاحین ص ۲۱۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجھے اولیا کی مَحبَّت عطا کر

تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الٰہی پانے ،دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے ،ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے ،موت کا تصوُّر جمانے ،خود کو عذابِ قبرو جہنَّم سے ڈرانے ،ظاہری وباطِنی گناہوں کی عادت مِٹانے ،اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنانے ،دل میں عشقِ رسول کی شَمع جَلانے اور جنّت الفردوس میں مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن

وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَ نی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے ، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَ نی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیے اور **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَ نی انعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَ نی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمْع کرواتے رہیے۔ آیئے آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَ نی بہار** سناؤں:

ماموں کی انفرادی کوشش

چکوال (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 20 سال) کا بیان اپنے انداز والفاظ میں پیش کرتا ہوں: جب میں میٹرک میں تھا، اس وَقْت دوستوں کے ساتھ سیر وتفریح کرنا، اسنوکر کھیلنا، لڑنا جھگڑنا اور بدمعاشی ودادا گیری کرنا، اَمردوں میں دلچسپی رکھنا میرے بدترین معمولات میں شامل تھے۔ ایک دوست کی دعوت پر اوّلاً سگریٹ نوشی شروع کی پھر شراب نوشی جیسے مُہلِک نشے میں مبتلا ہو گیا۔ بُری صحبتوں کا ایسا چسکہ پڑا کہ میں تین تین دن اور بعض اوقات تو سارا ہفتہ گھر نہیں جاتا تھا۔ میری بگڑی ہوئی عادتوں کی وجہ سے گھر والے سخت پریشان تھے۔ میرے والد صاحب مجھے سمجھا سمجھا کر تھک گئے مگر میرے کان پر جوں تک نہ رینگی، بالآخر انہوں نے مجھ سے بات چیت بھی بند کر دی۔ میں سدھرنے کے بجائے بگڑتا چلا گیا۔ کم وبیش چار سال اسی کیفیت میں گزر گئے۔ ایک دن میری ملاقات اپنے ماموں سے ہوئی جو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَ نی ماحول سے وابستہ تھے۔ انہوں نے مجھے بڑی

شفقت دی اور میرا ذہن بنایا کہ میں دعوتِ اسلامی میں ہونے والا **مَدَنی تربیتی کورس** کرلوں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیار ہوگیا اور زندگی میں پہلی مرتبہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا، مبلغِ دعوت اسلامی کا بیان سن کر میں پگھل سا گیا اور سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ کاش! میں بہت پہلے **فیضانِ مدینہ** میں آ گیا ہوتا اور اپنے گناہوں سے توبہ کرلی ہوتی! بہرحال یہاں پر مدنی تربیتی کورس میں شامل ہوکر مجھے نیک بننے کا جذبہ ملا، توبہ کی توفیق ملی، نہ صرف فرض **نمازوں** کی پابندی نصیب ہوئی بلکہ تہجد، اشراق چاشت اور مغرِب کے بعد اَوّابین کے **نوافِل** پڑھنے کی بھی سعادت ملی۔ علمِ دین سیکھنے کو ملا، والدین کے حقوق کا پتا چلا، رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کا ذہن ملا۔ مَدَنی تربیتی کورس کے بعد مَدَنی قافِلہ کورس کرنے اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی بھی نیت ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مرتے دم تک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ترا شُکْر مولا دیا مَدَنی ماحول　　نہ چُھوٹے کبھی بھی خُدا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یاخدا مَدَنی ماحول　　بچے بد نظر سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش ص۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تمہارے دل میں کسی کے لئے کینہ وبُغْض نہ ہو

حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یَا بُنَیَّ! اِنْ قَدِرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِیَ لَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ تمہاری صبح وشام ایسی حالت میں ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کینہ وبُغْض نہ ہو تو ایسا ہی کیا کرو۔(ترمذی، کتاب العلم، ۴/۳۰۹، الحدیث:۲۶۸۷)

یعنی مسلمان بھائی کی طرف سے دُنیوی امور میں صاف دل ہو سینہ کینہ سے پاک ہو تب اس میں اَنوارِ مدینہ آئیں گے۔ دُھندلا آئینہ اور میلا دل قابلِ عزت نہیں۔(مراۃ المناجیح، ۱/۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

افضل کون؟

حضرت عبداللّٰہ ابن عمرو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عَرْض کی گئی کہ لوگوں میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا: ہر سلامت دل والا، سچی زبان والا۔ لوگوں نے عَرْض کی: سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں، یہ سلامت دل والا کیا ہے؟ فرمایا: هُوَ التَّقِیُّ النَّقِیُّ لَا اِثْمَ فِیْهِ وَ لَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَ لَاحَسَدَ یعنی وہ ایسا ستھرا ہے جس پر نہ گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ اور نہ حَسَد۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الورع، ۴/۴۷۵، الحدیث:۴۲۱۶)

جنّتی آدمی

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر تھے کہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''یَطْلُعُ عَلَیْکُمُ الْاٰنَ مِنْ ھٰذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ'' ابھی تمہارے پاس اس راستے سے ایک **جنّتی آدمی** آئے گا۔ اسی وقت ایک انصاری صاحب وہاں آئے جن کی داڑھی وضو کے پانی سے تَر تھی، انہوں نے بائیں ہاتھ میں اپنی جوتیاں اٹھا رکھی تھیں۔ دوسرے دن پھر نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے دن کی طرح ارشاد فرمایا اور وہی شخص آئے، تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرتِ سیدنا عبد اللّٰہ بن عَمرو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس اَنصاری کے پاس پہنچا اور پوچھا: کیا آپ میری مہمان نوازی کر سکتے ہیں؟ انہوں نے ہامی بھر لی اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں تین راتیں ان کے پاس رہا، اس دوران میں نے انہیں رات کو قیام کرتے (یعنی نوافل ادا کرتے ہوئے) نہیں دیکھا، ہاں! یہ ضرور دیکھا کہ جب وہ بستر پر کروٹیں بدلتے تو ذکرُ اللّٰہ کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا اور وہ اچھی بات کرتے یا خاموش رہتے۔ جب تین راتیں اسی طرح گزر گئیں تو میں نے ان کے عمل کو کم جانا چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ میں نے سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یَطْلُعُ عَلَیْکُمُ الْاٰنَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ابھی تمہارے پاس ایک **جنّتی آدمی** آئے گا'' پھر تینوں

مرتبہ آپ ہی آئے تو میں نے سوچا کہ آپ کے پاس رہ کر آپ کا عمل دیکھوں، لیکن مجھے تو آپ کا کوئی زیادہ عمل دکھائی نہیں دیا۔ جب میں واپس ہونے لگا تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا: میرا عمل تو وہی ہے جو آپ دیکھ چکے ہیں لیکن میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے لئے **کینہ** نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی مسلمان کو ملنے والی نعمتِ الٰہی پر **حسد** کرتا ہوں۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہی وہ وصف ہے جس نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا۔

(شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ٥/٢٦٤، الحدیث:٦٦٠٥ دون بعض الجمل)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بشارت افروز حکایت سے دُنیا سے بے رغبتی اور اپنے دل کو باطنی گناہوں بالخصوص بُغْض وکینہ سے پاک رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔

خطاؤں کو میری مٹا یاالٰہی
مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی (وسائل بخشش ص ٩٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جسم کے ساتھ ساتھ دل بھی ستھرا رکھنا ضروری ہے

ظاہری جسم اور لباس کی صفائی سُتھرائی اپنی جگہ لیکن دل کی پاکیزگی کی اپنی

اہمیت ہے۔سرکارِعالی وقار،مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ طہارت نشان ہے:اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ یعنی اللہ تعالٰی تمہاری صورتوں اوراَموال کی طرف نظرنہیں فرماتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اوراعمال کی طرف نظرفرماتا ہے۔

(صحیح مسلم،باب تحریم ظلم المسلم وخذله واحتقاره......الخ، ص ۱۳۸٦ حدیث ۲۵٦٤)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی ''منہاج العابدین''میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: دل ربُّ العٰلمین کی نظر کا مقام ہےتو اس شخص پر تعجب ہے جو ظاہری چہرے کا خیال رکھے،اسے دھوئے،میل کچیل سے سُتھرا رکھے تاکہ مخلوق اس کے چہرے کے کسی عیب پر مطلع نہ ہومگر دل کا خیال نہ رکھے جو ربُّ العٰلمین کی نظر کا مقام ہے! چاہیے تو یہ تھا کہ دل کو پاکیزہ رکھتا،اسے آراستہ کرتا تاکہ ربُّ العٰلمین کواس میں کوئی عیب نہ دکھائی دے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ دل تو گندگی، پلیدی اور غلاظت سے لبریز ہے مگر جس پر مخلوق کی نظر پڑتی ہے اس کے لیے کوشش ہوتی ہے کہ اس میں کوئی عیب وقَباحت نہ پائی جائے!(منہاج العابدین ص٦٨)

مِرے دل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میں تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں

سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ اُلفت** نشان ہے: لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَیْئًا، فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ یعنی مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔

(سُنَنِ ابی داؤد، کتاب الادب، ۴/۳۴۸، الحدیث ۴۸۶۰)

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی حدیثِ پاک کے اس حصّے **"مجھے کوئی صَحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے"** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یعنی کسی کی کوتاہی، فعلِ بد، عادتِ بد، اُس نے یہ کیا یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اس طرح کہہ رہا تھا۔" (اشعۃ اللّمعات، ۴/۸۳) حدیث شریف کے اس حصّے **"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں"** کی تشریح کرتے ہوئے مُفَسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃ الحنّان **فرماتے ہیں**: یعنی کسی کی عداوت، کسی سے نفرت دل میں نہ ہوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے **بیانِ قانون** ہے کہ اپنے **سینے** (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں **مدینے** کے انوار دیکھو، ورنہ **حُضُور** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) **کا سینۂ رحمت، نورِ کرامت کا گنجینہ ہے** وہاں کدُورت (یعنی بُغض و کینے) کی پہنچ ہی نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۴۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر بے شمار دُرودیں ہوں اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے دل پر غور کر لیجئے

ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ پہلی فرصت میں اپنے گھر بار، عزیز و اقارب، محلّہ داروں، مارکیٹ یا دفتر میں ساتھ کام کرنے والوں، ساتھ پڑھنے والوں الغرض جن جن سے اس کا واسطہ پڑتا ہے، ان کے بارے میں اپنے دل کو پوری دیانتداری سے ٹٹولے کہ بلاوجہِ شرعی کہیں کسی کی دشمنی تو نہیں چھپی ہوئی ؟ اسے نقصان پہنچانے کی خواہش تو موجود نہیں ؟ اگر اسے نقصان پہنچے تو خوشی تو نہیں محسوس ہوتی ؟ اس کی غیبت، چغل خوری، حق تلفی اور دل آزاری کا سلسلہ تو نہیں؟ اگر ان سوالات کا جواب ہاں میں ملے تو فوراً توبہ کیجئے اور کینے سے بچنے کے لئے کوشاں ہو جائیے۔ غور و فکر کا یہ عمل ہر روز نہیں تو کم از کم ہر ہفتے ایک بار ضرور کرنے کی **مدنی التجا** ہے۔

ہمارا مَدَنی مقصد: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے ۔** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کیجئے

ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کرتا رہے، درجِ ذیل مختصر قرآنی دعا کو یاد کرلینا اور وقتاً فوقتاً پڑھنا بھی بہت مُفید ہے۔ چنانچہ پارہ 28 سورۃُ حشر کی آیت 10 میں ہے:

وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۰﴾

(ترجمہ کنزالایمان: اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے! بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔)

دُعا کے ساتھ ترجمہ پڑھنے کی حاجت نہیں، ہاں! معنی پر ضرور نظر رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) اسباب دور کیجئے

بیماری جسمانی ہو یا رُوحانی! اس کے کچھ نہ کچھ اَسباب ہوتے ہیں، اگر ان اسباب کا سدِ باب کرلیا جائے تو بیماری سے چھٹکارا پانا آسان ہوجاتا ہے۔ لہٰذا کینے کے چند ممکنہ اسباب اور ان کے خاتمے کا طریقہ عرض کرتا ہوں، چنانچہ

پہلا سبب

احیاء العلوم اور دیگر کئی کتب میں ہے کہ کینہ غصے کی کوکھ سے جنم لیتا ہے۔ وہ

اس طرح کہ جب کوئی شخص غصے سے مَغلُوب ہوکر کسی کونقصان پہنچاتا ہے تو سامنے والا بھی اپنا رَدِّعمل دیتا ہے۔ یوں مسلسل عمل اور رَدِّ عمل کے نتیجے میں دلوں میں بُغض وکینہ اپنی جگہ بنالیتا ہے۔اس لئے اگر غصے کو **اللّٰہ** تعالیٰ کی رضا کے لئے پی لیا جائے تو ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ کینے کا بھی سَدِّ باب ہو جائے گا،بطورِ ترغیب غصہ پینے کی فضیلت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

غُصّہ پینے والے کیلئے جنتی حُور

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: جس نے **غُصّے** کو ضبط کرلیا حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اِختیار دے گا کہ جس حُور کو چاہے لے لے۔

(سنن ابی داوٗد،کتاب الادب، باب من کظم غیظاً،٤/٣٢٥،٣٢٦،الحدیث ٤٧٧٧)

حُسنِ اَخلاق اور نرمی دو
دُور ہو خُوئے اِشتِعال[1] آقا (وسائلِ بخشش ص٣٥٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1]: خوئے اشتِعال یعنی غصے کی عادت، (غصے کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ''غصے کا علاج'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا ضرور مطالعہ کیجئے۔)

دوسرا سبب ۔ بدگُمانی

کسی کے بارے میں بدگمانی کرنے سے بھی کینہ پیدا ہونا ممکن ہے تِلمیذِ صدرالشریعہ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اسلامی بہنوں کونصیحت کے مَدَنی پھول دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''گھر کے اندر ساس، نندیں یا جیٹھانی، دیورانی یا کوئی دوسری عورتیں آپس میں چپکے چپکے باتیں کررہی ہوں تو عورت کو چاہیے کہ ایسے وَقت میں ان کے قریب نہ جائے اور نہ یہ جُستجو کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کررہی ہیں اور بلاوجہ یہ بدگمانی بھی نہ کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں کررہی ہوں گی کہ اس سے خواہ مخواہ دل میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔''[1] (جنتی زیور ص ۵۹)

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائل بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تیسرا سبب ۔ شراب نوشی اور جُوا

شراب پینے اور جُوا کھیلنے جیسے حرام وجہنم میں لے جانے والے کام سے

مدینہ

[1] بدگمانی کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''بدگمانی'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

کوسوں دور رہیے کہ قرآن پاک میں ان دونوں چیزوں کو کینہ کا سبب قرار دیا گیا ہے چنانچہ پارہ 7 سورۃُ المائدۃ کی آیت نمبر 90 تا 91 میں اللہُ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۹۰) اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (۹۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے؟

حضرتِ صدرُ الاَفاضل سیّدُنا مولانا محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللہِ الہادی خزائنُ العرفان میں اس کے تحت لکھتے ہیں: اِس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وَبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو اِن بدیوں (یعنی برائیوں) میں مبتلا ہو وہ ذِکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔

(کنز الایمان مع خزائن العرفان، ص ۲۳۶ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب [1]
دو جہاں ہوجائیں گے ورنہ خراب (وسائلِ بخشش ص۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چوتھا سبب نعمتوں کی کثرت

نعمتوں کی فَراوانی بھی آپس میں بُغْض وکینہ کا ایک سبب ہے، شکرِ نعمت اور سخاوت کی عادت اپنا کر اس سے بچنا ممکن ہے۔ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہُ تَعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''لَا تُفْتَحُ الدُّنْیَا عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ'' یعنی دنیا کسی پر کشادہ نہیں کی جاتی مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو تاقیامت بُغْض وعداوت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔

(مسند احمد، مسند عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، ۱/۴۵، الحدیث:۹۳)

بغض وعداوت میں پڑ جاؤ گے

حضرتِ سیِّدُنا حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اصحابِ صفّہ کے پاس تشریف لائے اور اِستِفسار فرمایا: ''تم نے صبح کس حال میں کی؟'' انہوں نے

[1] شراب نوشی کے نقصانات کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''برائیوں کی ماں'' کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

عَرْض کی: ''خیر و بھلائی کے ساتھ۔'' ارشاد فرمایا: ''آج تم بہتر ہو (اس وَقْت سے کہ) جب تمہارے پاس صبح کھانے کا ایک بڑا پیالہ اور شام دوسرا بڑا پیالہ لایا جائے گا اور اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح کعبے پر غلاف ڈالے جاتے ہیں۔'' اصحابِ صفہ[1] رضی اللہ تعالٰی عنھم عَرْض گزار ہوئے: ''یارسولَ اللّٰہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم! کیا ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے یہ نعمتیں حاصل ہوں گی؟'' فرمایا: ''ہاں۔'' عَرْض کی: ''پھر تو ہم اس وَقْت بہتر ہوں گے کیونکہ ہم صدقہ و خیرات کریں گے اور غلاموں کو آزاد کریں گے۔'' آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: لَا بَلْ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ اِنَّکُمْ اِذَا طَلَبْتُمُوْھَا تَقَاطَعْتُمْ وَتَحَاسَدْتُمْ وَتَدَابَرْتُمْ وَتَبَاغَضْتُمْ نہیں! بلکہ تم آج بہتر ہو کیونکہ جب تم ان نعمتوں کو پاؤ گے تو آپس میں حَسَد کرنے لگو گے، باہم قَطعِ تعلّق کرنے کی آفت اور بُغْض و عداوت میں پڑ جاؤ گے۔

(الزھد لہناد بن السری، باب معیشۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/۳۹۰، الحدیث ۷۶۰ وحلیۃ الاولیاء، ۱/ ۴۱۶، حدیث: ۱۲۰۲)

[1]: صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا معمول تھا کہ ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ معلّمِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر علمِ دین بھی حاصل کیا کرتے تھے۔ مگر مختلف علاقوں سے تعلُّق رکھنے والے 60 سے 70 صحابہ کرام ایسے تھے جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ اقدس پر پڑے رہتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہ کر علمِ دین سیکھا کرتے تھے۔ ان کی رہائش ایک چھپّر والے چبوترے میں تھی جسے عربی میں صُفَّہ کہتے ہیں لہٰذا ان نفوسِ قدسیہ کو اصحابِ صُفّہ کہا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے اخراجات کے کفیل تھے۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ۷/ ۳۵)

آپس میں بغض وعداوت جڑ پکڑ لیتی ہے

جب الِ کسریٰ کے خزانوں کو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لایا گیا تو آپ رونے لگے، حضرت سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کس چیز نے آپ کو رُلایا ہے؟ آج تو شکر کا دن ہے، فرحت و سُرور کا دن ہے۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مَا کَثُرَ هٰذَا عِنْدَ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَاءَ یعنی جس قوم کے پاس بھی اس (مال) کی کثرت ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو بغض و عداوت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ (المصنف لابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام عمر بن الخطاب، ۱٤۷/۸، الحدیث: ۵، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) سلام ومصافحہ کی عادت بنالیجئے

مسلمان سے ملاقات کے وَقْت سلام ومصافحہ کرنے کی بڑی فضیلت ہے نیز آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے، نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَ تَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ مصافحہ کیا کرو کینہ دور ہو گا اور تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بُغْض دور ہو گا۔

(موطأ امام مالك، كتاب حسن الخلق، ۲/۴۰۷، الحديث: ۱۷۳۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل بہت ہی مُجَرَّب (یعنی تجربہ شدہ) ہیں جس سے مصافحہ کرتے رہو اس سے دشمنی نہیں ہوتی ۔ اگر اتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی نہیں ۔ یونہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عداوتیں ختم ہو جاتی ہیں ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۳۶۸)

مدنی پھول: **مُصافَحہ** کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے ۔

(بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۴۷۱ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴) بے جا سوچنا چھوڑ دیجئے

بعض حُکَماء کا قول ہے: ''تین چیزوں میں غور نہ کر (۱) اپنی مُفلِسی و تنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حرص میں زیادَتی ہوگی (۲) تیرے اوپر ظُلْم کرنے والے کے ظُلْم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غصّہ باقی رہے گا (۳) دُنیا میں زِیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جَمع کرنے میں اپنی عُمر ضائع کر دے گا اور عمل کے مُعامَلے میں ٹالَم ٹَول (ٹالَم۔ٹَول) سے کام لے گا۔'' لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دُنیوی تفکُّرات (تَ۔فَکْ۔کُرات) میں جان کھپانے کے بجائے آخرت کے

مُعاملات میں اس طرح مُنْہَمِک ہو جائیں جیسا کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کا مَدَنی انداز تھا۔ (خودکشی کا علاج ص٥٠)

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی ، کردے
شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ (وسائلِ بخشش ص٩٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٥) مسلمانوں سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کیجئے

محبت کینے کی ضد (یعنی اُلٹ) ہے لہٰذا اگر ہم رضائے الٰہی کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے محبت رکھیں تو کینے کو دل میں آنے کی جگہ نہیں ملے گی اور ہمیں دیگر فوائد وفضائل بھی حاصل ہوں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لَوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(شعب الایمان، ٥/٢٧٠، الحدیث ٦٦٢٤)

مِرے جس قَدَر ہیں اَحباب انہیں کردیں شاہ بیتاب
ملے عشق کا خزانہ مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص٢٨٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٦) دُنیاوی چیزوں کی وجہ سے بُغْض وکینہ رکھنا عقل مندی نہیں

کینے کی بنیاد عموماً دُنیاوی چیزیں ہوتی ہیں، لیکن سوچنے کی بات ہے کہ کیا دُنیا

کی وجہ سے اپنی آخرت برباد کرلینا دانشمندی ہے؟ ایک سبق آموز روایت ملاحظہ کیجئے:
چنانچہ حضرت سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے ارشاد فرمایا:
''بروزِ قیامت دُنیا کو ایک بدصورت نیلی آنکھوں والی بوڑھی عورت کے روپ میں لایا جائے گا جس کے (ڈراؤنے) دانت نظر آرہے ہوں گے اور وہ تمام انسانوں کے سامنے ہوجائے گی، اُن سے پوچھا جائے گا: ''کیا تم اس کو جانتے ہو؟'' وہ جواب دیں گے: ''ہم اس کی پہچان سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔'' تو کہا جائے گا: ''یہی وہ دُنیا ہے جسے حاصل کرنے کے لئے تم ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے، اس کو پانے کے لئے قطع رحمی (یعنی رشتے داری توڑ دیا) کرتے تھے، اس کی خاطر ایک دوسرے پر غرور اور حسد کرتے تھے اور اسی کے لئے ایک دوسرے سے بُغض رکھتے تھے۔'' پھر دُنیا کو بوڑھی عورت کے روپ میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ کہے گی: ''یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرے چاہنے والے، میرے پیچھے آنے والے کہاں گئے؟'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اس کے پیچھے بھاگنے والوں اور چاہنے والوں کو بھی اس کے پاس (جہنم میں) پہنچا دو۔'' (شعب الایمان للبیھقی ۷/۳۸۳، حدیث: ۱۰۶۷۱)

نہ ہوں اشک برباد دُنیا کے غم میں
محمد کے غم میں رُلا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے بچوں کو بھی بُغض وکینے سے بچائیے

شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: بے شک **اللہ** تبارک وتعالٰی پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان برابری کا سلوک کرو حتّٰی کہ بوسہ لینے میں بھی (برابری کرو)۔(الجامع الصغیر، ص۱۱۷حدیث۱۸۹۵)

ماں باپ کو چاہیے کہ ایک سے زائد بچے ہونے کی صورت میں انہیں کوئی چیز دینے اور پیار محبت اور شفقت میں برابری کا اصول اپنائیں۔بلاوجہِ شرعی کسی بچے بالخصوص بیٹی کو نظر انداز کر کے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازُک قلوب پر بُغض وحسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔معلمِ اخلاق صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مُساوی سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔چنانچہ حضرت سَیِّدُنا نعمان بن بشیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مجھے اپنا کچھ مال دیا تو میری والدہ حضرت عمرہ بنتِ رواحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے کہا: میں اس وَقْت تک راضی نہ ہوں گی جب تک کہ آپ اس پر رسول **اللہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ نہ کرلیں۔چنانچہ میرے والد مجھے شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے گئے تاکہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مجھے دیئے گئے صدقے پر گواہ کرلیں۔سَرْوَرِکَونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟ میرے والدِ محترم رضی اللّٰہ تعالٰی

عنہ نے عَرض کی: ''نہیں۔'' آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ** تعالٰی سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ یہ سن کر وہ واپس لوٹ آئے اور وہ صدقہ واپس لے لیا۔ (صحیح مسلم،کتاب الھبات ،باب کراھۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبۃ،الحدیث۱۶۲۳،ص۸۷۸)

چھوٹی بہن کو قتل کر ڈالا

پنجاب (پاکستان) کے شہر کا ایک سچا واقعہ ہے کہ ایک گھرانے میں بیٹا پیدا ہوا، جو سب گھر والوں کی آنکھ کا تارا تھا، والدین اس پر جان چھڑکتے تھے۔ کچھ ہی عرصہ بعد **اللہ** تعالٰی نے انہیں بیٹی سے نوازا تو وہ سب گھر والوں کی نگاہوں کا مرکز بن گئی جس کے نتیجے میں بیٹے کی طرف توجہ کم ہوگئی۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی مگر بیٹا اس بات کو شدت سے محسوس کرنے لگا کہ اب میرے ناز نخرے نہیں اٹھائے جاتے بلکہ چھوٹی بہن کو ہی لاڈ پیار کیا جاتا ہے۔ بڑھتے بڑھتے یہ احساس بُغض و کینے اور حَسَد میں تبدیل ہوگیا۔ اب وہ وقتاً فوقتاً چھوٹی بہن کو مارنے پیٹنے لگا تھا اور نت نئے طریقوں سے اُسے تنگ کرنے کی کوشش کرتا۔ والدین نے اسے معمول کی بات سمجھا اور نظر انداز کیا۔ کئی سال یونہی گزر گئے، پھر ایک دن ایسا دلخراش واقعہ پیش آیا جس نے شہر والوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہوا یوں کہ بھائی نے گھر والوں کو بتائے بغیر چھوٹی بہن کو سیر کے بہانے سائیکل پر بٹھایا اور نہر کی طرف لے گیا اور وہاں جا کر بہن کو نہر میں دھکا دے دیا، وہ ''بھیا! بچاؤ، بھیا! بچاؤ'' کی آوازیں لگاتی رہی مگر اس پر سنگدلی غالِب آچکی تھی بلکہ وہ اتنی دور تک نہر کنارے اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا

جب تک اس کے ڈُوبنے کا یقین نہیں ہو گیا۔ پھر وہ گھر واپس لوٹ آیا اور دل ہی دل میں خوش تھا کہ اب سب صرف اور صرف مجھے پیار کیا کریں گے۔ جب گھر والوں کو بچی کہیں دِکھائی نہ دی تو اس کی تلاش شروع ہوئی۔ اِعلانات کروائے گئے، شہر کا چپہ چپہ چھان مارا مگر بچی نہ ملی۔ پولیس کو بھی اِطلاع دے دی گئی۔ تفتیش شروع ہوئی تو تیسرے ہی روز بچے نے راز اُگل دیا کہ کس طرح اور کس وجہ سے اس نے اپنی چھوٹی بہن کو موت کے گھاٹ اُتارا تھا۔ جس نے بھی سُنا وہ سکتے میں آ گیا، والدین پر تو گویا قیامت ٹوٹ پڑی تھی، بیٹی تو دُنیا سے جا ہی چکی تھی اب بیٹا بھی سلاخوں کے پیچھے جاتا دکھائی دے رہا تھا لہٰذا اُسے معاف کر کے قانون سے رہائی دِلوا دی گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کوئی ہم سے کینہ رکھتا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

بعض اوقات کسی اسلامی بھائی کو سُنی سنائی باتوں کی بنیاد پر یہ خیال ستانے لگتا ہے کہ فلاں شخص مجھ سے کینہ رکھتا ہے یا حَسَد کرتا ہے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا محض اس کی بدگمانی یا وہم ہوتا ہے۔ کیونکہ کینہ ہو یا حَسَد ! اس کا تعلُّق باطِن سے ہے اور کسی کی باطِنی کیفیات کا یقینی پتا چلانا ہمارے اِختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے حسنِ ظن کی عادت بنالی جائے کہ حسنِ ظن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں ! اگر کسی کی حرکات وسکنات اور بُرے سلوک سے آپ کو واضح طور پر محسوس ہو کہ یہ مجھ سے کینہ رکھتا ہے تو بھی عَفْو و دَرگُزر سے کام لیجئے اور حسنِ سلوک سے اس کی

دشمنی کو دوستی میں بدلنے کی کوشش کیجئے۔حضرت سَیِّدُنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: جس کے ساتھ کینہ بَرتا گیا اس کی تین حالتیں ہیں: (١) اس کا وہ حق پورا کیا جائے جس کا وہ مستحق ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی زیادتی نہ کی جائے اسے عَدل کہتے ہیں اور یہ صالحین کا انتہائی درجہ ہے۔(٢) عَفو و درگزر اور حُسنِ سُلوک کے ذریعے اس کے ساتھ نیکی کی جائے یہ صِدّیقین کا طرزِ عمل ہے۔(٣) اس کے ساتھ ایسی زیادتی کرنا جس کا وہ مستحق نہیں یہ ظُلم ہے اور کمینے لوگوں کا طریقہ ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ٣/ ٢٢٤)

بچالو! نارِ دوزخ سے بچارے حاسدوں کو بھی
میں کیوں چاہوں کسی کی بھی بُرائی یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص ٢٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فتح مکہ کے دن عام معافی کا اعلان کر دیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 869 صفحات پر مشتمل کتاب ''سیرتِ مصطفٰے'' کے صفحہ 438 پر ہے: فتح مکہ کے بعد تاجدارِ دوعالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہنشاہ اسلام کی حیثیت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام منعقد فرمایا جس میں افواجِ اسلام کے علاوہ ہزاروں کفار و مشرکین کے خواص و عوام کا ایک زبردست اِزدحام (یعنی ہجوم) تھا۔شہنشاہ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس ہزاروں کے مجمع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جھکائے،

نگاہیں نیچی کیے ہوئے لرزاں و ترساں اشرافِ قریش کھڑے ہوئے ہیں۔ ان ظالموں اور جفا کاروں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ پر پتھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر قاتلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے درد بھی تھے جنہوں نے آپ کے دندانِ مبارک کو شہید اور آپ کے چہرۂ انور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اوباش بھی تھے جو برسہا برس تک اپنی بُہتان تراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے قلبِ مبارک کو زخمی کر چکے تھے۔ وہ سفاک و درندہ صفت بھی تھے جو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ ظُلم و ستم کے مجسمے اور پاپ کے پتلے بھی تھے جنہوں نے آپ کی صاحبزادی حضرت (سیِّدَتُنا) زینب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو نیزہ مار کر اونٹ سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقِط ہو گیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے پیاسے بھی تھے جن کی تشنہ لبی اور پیاس خونِ نبوت کے سوا کسی چیز سے نہیں بجھ سکتی تھی۔ وہ جفا کار و خونخوار بھی تھے جن کے جارحانہ حملوں اور ظالمانہ یلغار سے بار بار مدینہ منورہ کے در و دیوار دہل چکے تھے۔ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے قاتل اور ان کی ناک، کان کاٹنے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے والے، ان کا جگر چبانے والے بھی اس مجمع میں موجود تھے وہ ستم گار جنہوں نے شمعِ نبوت کے جاں نثار پروانوں

حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ تعالٰی عنھم وغیرہ کو رسیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ یہ تمام جور و جفا اور ظُلْم و ستمگاری کے پیکر، جن کے جسم کے رونگٹے رونگٹے اور بدن کے بال بال ظُلْم و عدوان اور سرکشی و طغیان کے وبال سے خوفناک جرموں اور شرمناک مظالم کے پہاڑ بن چکے تھے۔ آج یہ سب کے سب دس بارہ ہزار مہاجرین و انصار کے لشکر کی حراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کتوں سے نچوا کر ہماری بوٹیاں چیلوں اور کوّوں کو کھلا دی جائیں گی اور انصار و مہاجرین کی غضب ناک فوجیں ہمارے بچے بچے کو خاک و خون میں ملا کر ہماری نسلوں کو نیست و نابود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی ان مجرموں کے سینوں میں خوف و ہراس کا طوفان اُٹھ رہا تھا۔ دہشت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دھڑک رہے تھے، کلیجے منہ میں آ گئے تھے اور عالَمِ یاس میں انہیں زمین سے آسمان تک دھوئیں ہی دھوئیں کے خوفناک بادل نظر آ رہے تھے۔ اسی مایوسی اور ناامیدی کی خطرناک فضا میں ایک دم شہنشاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نگاہ رحمت ان پاپیوں کی طرف متوجہ ہوئی اور ان مجرموں سے آپ نے پوچھا:

''بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟''

اس دہشت انگیز اور خوفناک سوال سے مجرمین حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے لیکن جبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر اُمید و بیم کے محشر میں لرزتے ہوئے سب یک زبان ہو کر بولے: ''اَخٌ کَرِیْمٌ وَّابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔'' سب کی للچائی ہوئی نظریں جمالِ نبوت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نبوت کا فیصلہ کُن جواب سننے کے منتظر تھے کہ اک دم دفعۃً فاتحِ مکہ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا:

لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

(المواھب اللدنیة و شرح الزرقانی، باب غزوة الفتح الاعظم، ۳/۴۴۹ ملخصًا)

بالکل غیر متوقع طور پر ایک دم اچانک یہ فرمان رسالت سن کر سب مجرموں کی آنکھیں فرطِ ندامت سے اشکبار ہو گئیں اور ان کے دلوں کی گہرائیوں سے جذبات شکریہ کے آثار آنسوؤں کی دھار بن کر ان کے رخسار پر مچلنے لگے اور کفار کی زبانوں پر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دیوار پر ہر طرف انوار کی بارش ہونے لگی۔ ناگہاں بالکل ہی اچانک اور دفعۃً ایک عجیب اِنقلاب برپا ہو گیا کہ سماں ہی بدل گیا، فضا ہی پلٹ گئی اور ایک دم ایسا محسوس ہونے لگا کہ ؎

جہاں تاریک تھا، بے نور تھا اور سخت کالا تھا

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

(سیرت مصطفٰے، ص۴۳۸تا۴۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُغض وعناد محبت میں بدل گیا

ہمارے مدنی سرکار مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کردار وعمل کی بلندیاں دیکھ کر آپ کے دشمن بھی بالآخر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے حد درجہ محبت کرنے لگتے تھے،اس کی تین جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

﴿1﴾حضرت ثمامہ بن اُثال یمامی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ جو اہل یمامہ کے سردار تھے ایمان لاکر کہنے لگے:''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے سے زیادہ مبغوض نہ تھا۔آج وہی چہرہ مجھے سب چہروں سے زیادہ محبوب ہے۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم میرے نزدیک کوئی دین آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دین سے زیادہ بُرا نہ تھا اب وہی دین میرے نزدیک سب دینوں سے زیادہ محبوب ہے۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم میرے نزدیک کوئی شہر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہر سے زیادہ مَبْغُوض نہ تھا۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اب وہی شہر میرے نزدیک سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔''

(صحیح البخاری،کتاب المغازی،باب وفد بنی حنیفۃ،۳/۱۳۱،الحدیث۴۳۷۲)

﴿2﴾ حضرت ہند بنت عتبہ (زوجہ ابوسفیان بن حرب) رضی اللہ تعالٰی عنہا جو حضرتِ سیِّدُ نا امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا کلیجا چبا گئی تھیں، ایمان لا کر کہنے لگیں: ''یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! روئے زمین پر کوئی اہلِ خیمہ میری نگاہ میں آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہلِ خیمہ سے زیادہ مَبْغُوض نہ تھے لیکن آج میری نگاہ میں رُوئے زمین پر کوئی اہلِ خیمہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہلِ خیمہ سے زیادہ محبوب نہیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ذکر ھند بنت عتبۃ، ۲/۵۶۷، الحدیث ۳۸۲۵)

﴿3﴾ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ حُنَین کے دن رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے مال عطا فرمایا، حالانکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری نظر میں مَبْغُوض ترین خلق تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری نظر میں محبوب ترین خَلْق ہوگئے۔

(جامع الترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی اعطاء المؤلفۃ قلوبھم، ج۲، ص۱۴۷، الحدیث ۶۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُغْض وعناد رکھنے والا یہودی کیسے مسلمان ہوا؟

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین بھی نبی کریم رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بُغْض وکینہ رکھنے والوں کے بُرے سلوک پر

ایسا صَبْر فرماتے تھے کہ بالآخر سامنے والا شرمندہ ہوکر بُغْض وکینہ سے رہا ہوکران کی محبت واُلفت میں گرفتار ہوجاتا تھا۔ بطورِ مثال ایک حکایت ملاحظہ کیجئے: چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہ الغفّار نے ایک مکان کرائے پرلیا۔ اُس مکان کے بالکل مُتَّصِل ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی بُغْض وعِناد کی بنیاد پر پرنالے کے ذَرِیعے گندا پانی اور غَلاظت آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے کاشانہ عظمت میں ڈالتا رہتا مگر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ خاموش ہی رَہتے۔ آخِر کار ایک دن اُس نے خود ہی آ کر عَرض کی: جناب! میرے پرنالے سے گرنے والی نَجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے نہایت ہی نرمی کے ساتھ فرمایا: پرنالے سے جو گندَگی گرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھوڈالتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجُود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا: آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ محبت نشان ہے: وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ﴿۱۳۴﴾ (پ ۴، اٰل عمران: ۱۳۴) (ترجَمہ کنزالایمان: اور غصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔) یہ جواب سن کر وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۵۱)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مجھے آپ سے بُغض تھا

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **ابو الدَّرْداء** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی کنیز نے ایک دن عَرْض کی: حُضور! سچ بتائیے کہ آپ انسان ہیں یا جِنّ؟ فرمایا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں اِنسان ہی ہوں۔ کہنے لگی: مجھے تو انسان نہیں لگتے کیوں کہ میں چالیس دن سے لگاتار آپ کو زہر کھلا رہی ہوں مگر آپ کا بال تک بیکا نہیں ہوا! فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں جو لوگ ہر حال میں ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے رہتے ہیں اُن کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور میں اِسمِ اعظم کے ساتھ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتا ہوں۔ پوچھا: وہ اِسمِ اعظم کونسا ہے؟ فرمایا (میں ہر بار کھانے پینے سے قبل یہ پڑھ لیا کرتا ہوں): بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی بَرَکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے)

اِس کے بعد آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اِسْتِفسار فرمایا: تُو نے کس وجہ سے مجھے **زہر** دیا؟ عَرْض کی: مجھے آپ سے بُغْض تھا۔ یہ جواب سنتے ہی آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، تُو لِوَجْہِ اللہ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے) آزاد ہے اور تُو نے میرے ساتھ جو کچھ کیا وہ بھی میں نے تجھے مُعاف کیا۔ (حَیاۃُ الحَیوان الکُبریٰ، ١/٣٩١)

سُبْحٰنَ اللہ! صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی عظمتوں کے کیا کہنے! یہ

حضرات حِلم قرآنی، اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (ترجمۂ کنزُالایمان :بُرائی کو بھلائی سے ٹال (پ ٢٤ حٰم السجدہ ٣٤) کی صحیح تفسیر تھے، بار بار زہر پلانے والی کنیز کو سزا دِلوانے کے بجائے آزاد فرما دیا!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کینہ رکھنے والے سے بھی فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے

عقلمند انسان چشم پوشی کرنے والے دوست سے زیادہ کینہ پَرْوَر دشمن سے نفع حاصل کرسکتا ہے۔اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے امام غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: اپنے دشمنوں سے اپنے عیوب سُنے کیونکہ دشمن کی آنکھ ہر عیب کو ظاہر کردیتی ہے، عقلمند انسان کینہ پَرْوَر دشمن سے اپنے عیوب سن کر ایسے چشم پوشی کرنے والے دوست سے زیادہ نفع حاصل کرسکتا ہے جو اس کی تعریف وتوصیف کرتا رہتا ہے اور اس کے عیب چھپاتا رہتا ہے مگر مصیبت یہ ہے کہ انسانی طبائع دشمن کی بات کو جھوٹ اور حَسَد پر مَبنی خیال کرتی ہیں لیکن عقلمند دشمنوں کی باتوں سے بھی سبق سیکھتے ہیں اور اپنے عیوب کی تلافی کرتے ہیں کہ آخر کوئی عیب تو ضرور ہے جو اس کے دشمنوں کی نگاہ میں ہے۔

(مکاشفۃ القلوب،الباب السادس والسبعون، ص٢٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کو اپنے کینے سے بچانے کے طریقے

کیا ہی اچھا ہو اگر ہم ایسی باتوں سے بچیں جن کی وجہ سے لوگ کینے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس ضمن میں **10 مدنی پھول** ملاحظہ کیجئے:

(1) کسی کی بات کاٹنے سے بچئے

کسی کی بات کاٹنا آدابِ گفتگو کے خلاف ہے اور جس کی بات کاٹی جائے وہ کینے میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ حضرت **عبد اللہ بن عباس** رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشاد ہے: کسی بیوقوف کی بات نہ کاٹو کہ وہ تمہیں اذیت دے گا اور کسی عقل مند کی بات نہ کاٹو کہ وہ تم سے بُغض رکھے گا۔ (احیاء العلوم، ٢/ ٢٢٤)

(2) تعزیت کے دوران مسکرانے سے بچئے

کسی غمزدہ کی تعزیت کرنا بڑی اچھی بات ہے لیکن ایسے موقع پر مسکرانے سے بچئے کیونکہ ایسے موقع پر مسکرانا دلوں میں بُغض و کینہ پیدا کرتا ہے۔

(مجموعہ رسائل امام غزالی، رسالہ الادب فی الدین ص٤٠٩)

(3) کسی کی غلطی نکالنے میں احتیاط کیجئے

کسی کی گفتگو میں سے تلفظ یا گرائمر کی غلطی نکالنے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بھی سامنے والے کے دل میں کینہ پیدا ہو سکتا ہے، غالباً اسی حکمت کے پیشِ نظر بہارِ شریعت میں یہ شرعی مسئلہ بیان کیا گیا ہے: جو شخص (قرآن) غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ

سے کینہ وحَسَد پیدا نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱، حصہ۳ ص۵۵۳)

(4) موقع محل کے مطابق عمل کیجئے

جس مقام پر جن موافقِ شرع آداب یامُستَحبّات پر عمل کرنے کا رواج ہو وہاں اس سے ہٹ کر عمل کرنا بھی لوگوں کے دل میں بُغْض وکینہ پیدا کرسکتا ہے۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: جہاں یہ اندیشہ ہو کہ تعظیم کے لیے اگر کھڑا نہ ہوا تو اس کے دل میں بُغْض وعداوت پیدا ہوگا، خصوصاً ایسی جگہ جہاں قیام کا رواج ہے تو قیام کرنا چاہیے تاکہ ایک مسلم کو بُغْض وعداوت سے بچایا جائے۔

(بہارِ شریعت ج۳، حصہ۱۶، ص۴۷۳)

(5) مشورہ بُغْض وکینے کو کافُور کرتا ہے

جہاں بہت سارے افراد کسی کام میں شامل ہوں وہاں مشورہ کرنا قُربت کا باعث ہے۔ مشورہ کرنا ایسا مبارک فعل ہے کہ اس سے وہ شخص جس سے مشورہ کیا جائے اپنی قدر وقیمت اور تکریم واہمیت محسوس کرکے مَسْرُور ہوگا اور اُس کی مشورہ لینے والے سے وابستگی وقربت بڑھے گی۔ بلکہ اگر ناراض اسلامی بھائی سے مشورہ کیا جائے تو یہ مشورہ کرنا اس کا بُغْض وکینہ کافور اور ناراضگی دور کرکے دل میں لُطف ومحبت کا نور پیدا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ (مدنی کاموں کی تقسیم ص۴۲)

(6) کسی کی اِصلاح کرنے کا انداز محبت بھرا ہونا چاہئے

میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب کسی کی بات پہنچتی

جو ناگوار گزرتی تو اُس کا پردہ رکھتے ہوئے اُس کی اصلاح کا یہ حسین انداز ہوتا کہ ارشاد فرماتے: مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا یعنی لوگوں کو کیا ہو گیا جو ایسی بات کہتے ہیں۔

(سُنَن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی حسن العشرة، ٤/٣٢٨ الحدیث ٤٧٨٨)

کاش! ہمیں بھی اِصلاح کا ڈھنگ آجائے، ہمارا تو اکثر یہ حال ہوتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھانا بھی ہو تو بلاضَرورتِ شرعی سب کے سامنے نام لیکر یا اُسی کی طرف دیکھ کر اِس طرح سمجھائیں گے کہ بے چارے کی پَول بھی کھول کر رکھ دیں گے۔ اپنے ضمیر سے پوچھ لیجئے کہ یہ سمجھانا ہوا یا اگلے کو ذلیل (DEGRADE) کرنا ہوا؟ اِس طرح سُدھار پیدا ہوگا یا مزید بگاڑ بڑھے گا؟ یاد رکھئے! اگر ہمارے رُعب سے سامنے والا چپ ہو گیا یا مان گیا تب بھی اُس کے دل میں ناگواری سی رہ جائے گی جو کہ بُغض وکینہ غیبت و تہمت وغیرہ کے دروازے کھول سکتی ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ درداء رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: جس کسی نے اپنے بھائی کو اِعلانیہ نصیحت کی اُس نے اُسے عیب لگایا اور جس نے چپکے سے کی تو اُسے زینت بخشی۔ (شُعَبُ الْاِیمان، باب فی التعاون علی البر والتقوٰی، ٦/١١٢، الرقم ٧٦٤١) البتّہ اگر پوشیدہ نصیحت نفع نہ دے تو پھر (موقع اور منصب کی مُناسَبَت سے) اِعلانیہ نصیحت کرے۔ (تَنبِیهُ الغافِلین ص ٤٩) (غیبت کی تباہ کاریاں ص ١٦٠)

(7) رشتے پر رشتہ نہ بھیجئے

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دو گھرانوں کے درمیان رشتے کی بات چل

رہی ہوتی ہے کہ کوئی تیسرا بھی بیچ میں پہنچ جاتا ہے ، یا دو افراد کے درمیان خرید وفروخت کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو کوئی تیسرا اس میں کُود پڑتا ہے ایسی صورت میں فائدے سے محروم ہونے والا فریق بنا بنایا کام بگاڑ دینے والے کے بُغْض وکینہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اِس قسم کے معاملات میں دخل اندازی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(8) خواہ مخواہ حوصلہ شکنی نہ کیجئے

حوصلہ افزائی ہر کسی کو اچھی لگتی ہے چاہے اُسے ڈھنگ سے کام کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو، اس کے برعکس بعض اسلامی بھائیوں کے کام پر مثبت اور تعمیری تنقید بھی کی جائے تو وہ اسے حوصلہ شکنی تصوُّر کرتے ہیں اور دل میں تنقید کرنے والے کو بُرا جانتے ہیں، اس لئے ہر کسی کے کام پر تنقید کرنے سے بچنا ہی بہتر ہے، ہاں ! اگر وہ خود تنقید کی درخواست کرے تو بھی محتاط انداز ہی اپنایا جائے ، مثلاً پہلے اس کے کام کی خوبیاں شمار کروا کر حوصلہ افزائی کردی جائے پھر خامیوں اور اِصلاح طلب پہلوؤں پر مناسب الفاظ میں اظہارِ خیال کردیا جائے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس حکمت عملی کو سمجھ نہیں پاتے اور ہر کسی کو جارحانہ تنقید کا نشانہ بنا کر اپنے دشمنوں میں اِضافہ کرتے رہتے ہیں، ایسوں کو بھی اپنے طرزِ عمل پر غور وفکر کی سخت حاجت ہے۔

(9) دوسروں کو نہ جھاڑیئے

وَقت بے وَقت کسی کو ٹوکتے رہنے، ڈانٹ پلا دینے یا جھاڑنے کی عادت سے ممکن ہے کہ سامنے والا ہمارے کینے میں مبتلا ہو جائے، ایسا کرنے سے بھی بچئے۔

اس بات کو ایک حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ

دُور ہی سے شرائط دکھانے والا نوکر

ایک نک چڑھا رئیس اپنے نوکروں کو وَقْت بے وَقْت ڈانٹتا جھاڑتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نوکروں کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ چکی تھی۔ اس رئیس نے ہر نوکر کو اس کی ذمہ داریوں کی تحریری لسٹ (List) بنا کر دی ہوئی تھی اگر کوئی نوکر کبھی کوئی کام چھوڑ دیتا تو رئیس اُسے وہ لسٹ دِکھا دِکھا کر ذلیل کرتا۔ ایک مرتبہ وہ گھڑ سواری کا شوق پورا کر کے گھوڑے سے اُتر رہا تھا کہ اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اسی دوران گھوڑا بھاگ کھڑا ہوا، اب رئیس اُلٹا لٹکا گھوڑے کے ساتھ ساتھ گھسٹ رہا تھا۔ اس نے پاس کھڑے نوکر کو مدد کے پکارا مگر اسے تو بدلہ چُکانے کا موقع مل گیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے مالک کی مدد کرنے کے بجائے جیب سے رئیس کی دی ہوئی لسٹ نکالی اور دُور ہی سے اس کو دکھا کر کہنے لگا کہ اِس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر تمہارا پاؤں گھوڑے کی رِکاب میں اُلجھ جائے تو اسے چُھڑانا میری ڈیوٹی ہے۔ یہ سن کر رئیس نوکروں سے کئے ہوئے بُرے سلوک پر پچھتانے لگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) رُوحانی عِلاج بھی کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کینے سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالجات کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 7 رُوحانی

عِلاج بھی کیجئے:

﴿۱﴾ جب بھی دل میں **کینہ** محسوس ہوتو ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھوتُھو کر دیجئے۔

﴿۲﴾ روزانہ دس بار ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرّر کر دیتا ہے۔

﴿۳﴾ سورۃُ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

﴿٤﴾ سورۃُ النَّاس پڑھ لینے سے بھی وَسْوَسے دور ہوتے ہیں۔

﴿۵﴾ **مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت** مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''**صُوفیائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار ''**لاحول شریف**'' پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **وسوسۂ شیطانی** سے بَہُت حد تک اَمْن میں رہے گا۔'' (مراٰۃ المناجیح، ۱/۸۷)

﴿٦﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾

(پ ۲۷، الحدید: ۳) کہنے سے فوراً وَسْوَسہ دور ہو جاتا ہے۔

﴿۷﴾ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾﴾ (پ ۱۳، ابراھیم: ۱۹، ۲۰) کی کثرت اسے (یعنی

وَسْوَسے) کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔ (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ،۱۰/ ۷۷۰) (اِس دعا کے حصۂ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہلالین اور رسم الخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے) (ماخوذ از نیکی کی دعوت، ص۱۰۴تا۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی کو کسی سے بُغْض و حَسَد نہ ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قیامت سے پہلے ایک وَقْت ایسا بھی آئے گا جب کسی کو کسی سے بُغْض وحَسَد نہ ہوگا، چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَرْدگار غیبوں پر خبردار، صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: خدا کی قسم! ابنِ مریم (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) اُتریں گے، حاکم عادِل ہوکر کہ صَلیب توڑ دیں گے اور خنزیر فنا کردیں گے، جزیہ ختم فرما دیں گے، اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی جن پر کام کاج نہ کیا جاوے گا اور کینے، بُغْض اور حَسَد جاتے رہیں گے، وہ مال کی طرف بلائیں گے تو کوئی اُسے قبول نہ کرے گا۔ (صحیح مسلم،کتاب الایمان، ص ۹۱،الحدیث:۲۴۳)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے ''اور کینے، بُغْض اور حَسَد جاتے رہیں گے'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی حضرتِ سیِّدُ نا عیسٰی علیہ السلام کی برکت سے لوگوں کے دلوں سے حَسَد، بُغْض (اور) کینے نکل جائیں گے کیونکہ کسی کے دل میں دُنیا کی محبت نہ رہے

گی۔ ہر ایک کو دین و ایمان کی لگن لگ جائے گی محبتِ دُنیا ان سب کی جڑ ہے جب جڑ ہی کٹ گئی تو شاخیں کیسے رہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/۳۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اہل جنت کے درمیان کینہ نہیں ہوگا

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہل جنت کی تعریف اس طرح فرمائی ہے:

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ (پ ۱۴، الحجر ۴۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر رُوبرو بیٹھے۔

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا اِخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِیًّا یعنی اہل جنت میں آپس میں اختلاف ہوگا نہ بغض وکدورت! سب کے دل ایک ہوں گے صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/۳۹۱، الحدیث ۳۲۴۵)

کینہ وحسد کیونکر باقی رہ سکتا ہے!

حضرت سیدنا ابو حَفْص رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ جو قلوب اللہ تعالٰی کی محبت سے مالُوف اور اس کی محبت پر مُتَّفِق اور اس کی مُوَدَّت پر مجتمع اور اس کے ذکر سے مانوس ہوگئے ہیں ان میں کینہ اور حسد کس طرح باقی رہ سکتا ہے، بیشک یہ دل

نفسانی وسوسوں اور طبعی کدورتوں سے پاک وصاف ہیں بلکہ توفیق کے نور سے روشن ہیں تو پھر وہ سب آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔(عوارف المعارف ص ۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کینے کی مزید صورتیں

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کسی سے کینہ رکھا مثلاً کوئی شخص کمزوروں پر ظُلم ڈھاتا ہے، قتل وغارت کرتا ہے، لوگوں کو گناہوں کی راہ پر چلاتا ہے یا وہ غیر مسلم یا بدمذہب ہے تو ایسے سے کینہ رکھنا جائز ومحمود ہے۔ اس بات کو درجِ ذیل روایات وحکایات سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

افضل عمل

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی سب سے بہتر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے دُشمنی کرنا ہے۔

(سنن أبی داؤد، کتاب السنۃ، باب مجانبۃ اھل الأھواء وبغضھم، ۴/۲۶۴، الحدیث: ۴۵۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے اس لئے محبت کی جائے کہ وہ دیندار ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عداوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے عداوت ہو تو اس بنا پر ہو کہ وہ دین کا دشمن ہے یا دیندار نہیں۔(نزھۃ القاری، ۱/۲۹۵)

کہیں ہم غلط فہمی میں نہ ہوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی سے بغض و کینہ رکھنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ کیا ہم واقعی جوازی صورت پر ہی عمل کر رہے ہیں؟ کہیں ہم غلط فہمی میں تو مبتلا نہیں! اس بات کو درج ذیل روایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے:

حضرتِ سیّدُنا عامر بن وَاثِلَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ (محبوبِ ربِّ کائنات، شہنشاہ موجودات صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی حیاتِ ظاہری میں) ایک صاحب کسی قوم کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں سلام کیا، ان لوگوں نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ صاحِب وہاں سے تشریف لے گئے تو ان میں سے ایک شخص نے ان صاحِب کے بارے میں کہا: ''میں **اللہ** تعالٰی کے لئے اس شخص سے **بُغض** رکھتا ہوں۔'' اہلِ مجلس نے اس سے کہا کہ تم نے بہت بری بات کی ہے بخدا! ہم اسے یہ بات ضرور بتائیں گے، پھر ایک آدمی سے کہا کہ اے فلاں! کھڑا ہو اور جا کر اسے یہ بات بتا دے، چنانچہ قاصد نے اسے پالیا اور یہ بات بتا دی۔ وہ صاحب وہاں سے پلٹ کر **رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: **یا رسولَ اللہ** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم! مسلمانوں کی ایک مجلس پر میرا گزر ہوا میں نے انہیں سلام کیا ان میں فلاں آدمی بھی تھا ان سب نے میرے سلام کا جواب دیا جب میں آگے بڑھ گیا تو ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فلاں آدمی کا یہ کہنا ہے کہ میں اس سے **بُغْضٌ فِی اللہ**

(یعنی اللّٰہ تعالیٰ کے لئے بُغض) رکھتا ہوں آپ اسے بلا کر پوچھئے کہ وہ مجھ سے کس بنا پر بُغض رکھتا ہے؟ نبیِّ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم**، شاہِ آدم وبنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے بُلوا کر اس بات کے **متعلق** دریافت فرمایا تو اس نے اپنی بات کا اِعتراف کر لیا کہ ہاں! میں نے یہ بات کہی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم اس سے بُغض کیوں رکھتے ہو؟ تو اس نے کہا: میں ان کا پڑوسی ہوں اور میں ان کی **بھلائی** کا خواہاں ہوں، **خدا** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی بھی **فرض نَماز** کے علاوہ انہیں (نفل) نَماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، جب کہ فرض نمازتو ہر نیک وبَد پڑھتا ہے۔ فریادی صاحِب نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان سے پوچھئے، کیا اِنہوں نے مجھے فرض نَماز میں **تاخیر** کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے **وُضو** میں کوئی کوتاہی کی ہے؟ یا رُکوع وسُجُود میں کوئی کمی کی ہے؟ آپ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا تو اُنہوں نے انکار کرتے ہوئے عرض کی: میں نے ان میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔ پھر مزید عرض کی: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ان کو رَمَضانُ الْمبارَك کے علاوہ کبھی (نفلی) **روزے** رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اس مہینے (یعنی ماہِ رَمَضانُ المبارَک) کا **روزہ** تو ہر نیک وبد رکھتا ہے۔ یہ سُن کر فریادی نے عرض کی: **یا رسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ان سے پوچھئے، کیا میں نے کبھی رَمَضانُ الْمبارَك میں **روزہ** چھوڑا ہے؟ یا روزے کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ پوچھنے پر اُنہوں نے عرض کی: نہیں۔ پھر کہا: **اللّٰہ** تعالیٰ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ ان صاحِب نے **زکوٰۃ** کے علاوہ

کسی مسکین یا سائل کو کچھ دیا ہو یا **اللہ** تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہو، **زکوٰۃ** تو ہر نیک وبد ادا کرتا ہے۔ فریادی نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ان سے پوچھئے، کیا اُنہوں نے مجھے **زکوٰۃ** کی ادائیگی میں **کوتاہی** کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے کبھی اس میں ٹالَم ٹَول سے کام لیا ہے؟ دریافت کرنے پر اُنہوں نے عرض کی: نہیں۔ **حُضُور** پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُس (بُغض رکھنے والے) سے فرمایا: قُمْ اِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ خَیْرٌ مِنْكَ اٹھ جاؤ میں نہیں جانتا شاید یہی تم سے بہتر ہو۔ (مُسند اِمام احمد، ۹ / ۲۱۰، الحدیث ۲۳۸۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا میرے محبوبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی؟

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو خود کو نیک سمجھتا ہوگا اور اُسے یہ گمان ہوگا کہ میرے نامہ اَعمال میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا: کیا تُو میرے دوستوں سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار عزوجل! تُو تو لوگوں سے سالم و محفوظ (یعنی بے نیاز) ہے۔ پھر ربِّ عظیم عزوجل فرمائے گا: کیا تُو میرے دشمنوں سے عَداوت رکھتا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے مالک ومختار عزوجل! میں یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ میرے اور کسی کے درمیان کچھ ہو، تو **اللہ** تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: لَا یَنَالُ رَحْمَتِیْ مَنْ لَمْ یُوَالِ اَوْلِیَائِیْ وَیُعَادِیْ اَعْدَائِیْ یعنی: وہ

میری رحمت کو نہیں پاسکے گا جس نے میرے دوستوں کے ساتھ دوستی اور میرے دشمنوں کے ساتھ عداوت نہ رکھی۔

(المعجم الکبیر،باب الواو،۵۹/۲۲،الحدیث:۱۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد مذہب کو کھانا نہیں کھلایا

حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: ''کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟'' امیر المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خادِم سے ارشاد فرمایا: ''اسے ہمراہ لے آؤ'' وہ آیا تو اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بد مذہبی کی بُو آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔

(کنز العمال، کتاب العلم، قسم الافعال،۱۰/ ۱۱۷،الحدیث ۲۹۳۸۴،ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جب ایک غیر مسلم نے اعلیٰ حضرت کے جسم پر ہاتھ رکھا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن ملفوظات شریف میں فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر فرضِ اعظم ہے کہ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سب دوستوں (یعنی نبیوں، صحابیوں اور ولیوں وغیرہ) سے

محبت رکھے اوراس کے سب دشمنوں (یعنی کافِروں، بدمذہبوں، بے دینوں اور مُرتَدوں) سے عداوت رکھے۔ یہ ہمارا عین ایمان ہے۔ ﴿اسی تذکرہ میں فرمایا:﴾ بِحَمْدِ اللّٰہ تَعَالٰی میں نے جب سے ہوش سنبھالا **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے سب دشمنوں سے دل میں سخت نفرت ہی پائی۔ ایک بار اپنے دہات (دیہات) کو گیا تھا، کوئی دیہی مقدمہ پیش آیا جس میں چوپال کے تمام ملازموں کو بدایوں جانا پڑا، میں تنہا رہا۔ اُس زمانے میں مَعَاذَ اللّٰہ دردِ قولنج (یعنی بڑی انتڑی کا درد) کے دورے ہُوا کرتے تھے۔ اس دن ظہر کے وَقت سے درد شروع ہوا، اسی حالت میں جس طرح بَنا، وضو کیا۔ اب نماز کو نہیں کھڑا ہوا جاتا۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی اور حضورِ اقدس صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم سے مدد مانگی۔ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ مُضْطَر (یعنی پریشان) کی پکار سنتا ہے۔ میں نے سُنّتوں کی نیت باندھی، درد بالکل نہ تھا۔ جب سلام پھیرا، اسی شدت سے تھا۔ فوراً اُٹھ کر فرضوں کی نیت باندھی، درد جاتا رہا۔ جب سلام پھیرا وہی حالت تھی۔ بعد کی سُنّتیں پڑھیں، درد موقوف (یعنی ختم) اور سلام کے بعد پھر بدستور، میں نے کہا: اب عصر تک ہوتا رہ۔ پلنگ پر لیٹا کروٹیں لے رہا تھا کہ درد سے کسی پہلو قرار نہ تھا۔ اتنے میں سامنے سے اسی گاؤں کا ایک برہمن گزرا، پھاٹک کھلا ہوا تھا، مجھے دیکھ کر اندر آیا اور میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کیا یہاں درد ہے؟ مجھے اس کا نجس ہاتھ بدن کو لگنے سے اتنی کراہت ونفرت پیدا ہوئی کہ درد کو بھول گیا اور یہ تکلیف اس سے بڑھ کر

معلوم ہوئی کہ ایک کافر کا ہاتھ میرے پیٹ پر ہے۔ ایسی عداوت رکھنا چاہیے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۷۶ بتصرف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدمذھبوں کی صحبت ایمان کے لئے زھر قاتل ھے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ 63 پر ہے: بدمذہبوں کی صُحبت ایمان کیلئے زہرِ قاتل ہے، ان سے دوستی اور تعلُّقات رکھنے کی احادیثِ مبارکہ میں مُمانَعت ہے۔ چُنانچہ سلطانِ عَرَب، محبوبِ رب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو کسی **بدمذہب** کو سلام کرے یا اُس سے بَکُشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تَحقیر کی جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے **محمد** (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) پر اُتاری۔'' (تاریخ بغداد، ۱۰/۲۶۲) رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلپذیر ہے: ''جس نے کسی **بدمذہب** کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھا دینے پر مدد دی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۵/۱۱۸، الحدیث ۶۷۷۲) **رحمتِ عالم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مُقدّمہ صَحیح مُسلِم ص۹ حدیث ۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بدمذہبوں سے دینی یا دُنیاوی تعلیم نہ لی جائے

بدمذہب سے دینی یا دُنیاوی تعلیم لینے کی مُمانَعت کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صُحبت آگ ہے، ذی عِلم عاقِل بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصّہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا مُحدِّث تھا، خارِجی مذہب کی عورت کی صُحبت میں (رہ کر) مَعاذَاللہ خود خارِجی ہوگیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کرکے) اُسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔ (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصل کریں جو بزُعمِ فاسِد خود کو بہُت ''پکّا سُنّی'' تصوُّر کرتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی ہلا نہیں سکتا، ہم بہُت ہی مضبوط ہیں!)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: جب صُحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدِّث گمراہ ہوگیا) تو (بدمذہب کو) اُستاد بنانا کس دَرَجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہُت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سِپُردگی یا شاگردی میں اپنے بچّوں کو وُہی دے گا جو آپ (خود ہی) دین سے واسِطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچّوں کے بد دین ہوجانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۳/۶۹۲ملتقطاً)

محفوظ خدا رکھنا سدا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خلاصۂ کتاب

- کینہ مُہلک باطنی مرض ہے اور اس کے بارے میں جاننا فرض ہے
- کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اُس سے دشمنی و بغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے
- کسی مسلمان سے بلا وجہ شرعی کینہ رکھنا حرام ہے
- کسی ظالم سے کینہ رکھنا جائز جبکہ بدمذہب و کافر سے کینہ رکھنا واجب ہے۔

کینہ رکھنے والے کو ان نقصانات کا سامنا ہوگا

(۱) دوزخ میں داخلہ (۲) بخشش سے محرومی (۳) شبِ براءت میں بھی محروم رہتا ہے (۴) جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا (۵) ایمان برباد ہونے کا خطرہ ہے (۶) دعا قبول نہیں ہوتی (۷) دیگر گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے (۸) اسے سکون نصیب نہیں ہوتا (۹) صحابہ کرام علیہم الرضوان، سادات عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، علمائے کرام اور عربوں سے بُغض وکینہ رکھنا زیادہ بُرا ہے۔

کینے کا علاج

(۱) ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کیجئے

(۲) کینے کے اسباب (غصہ، بدگمانی، شراب نوشی، جُوا وغیرہ) دور کیجئے

(۳) سلام ومصافحہ کی عادت بنالیجئے

(۴) بے جا سوچنا چھوڑ دیجئے

(۵) مسلمانوں سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کیجئے

(۶) دُنیاوی چیزوں کی وجہ سے بُغْض وکینہ رکھنے کے نقصانات پر غور کیجیے۔

دوسروں کو اپنے کینے سے بچانے کے طریقے

(۱) کسی کی بات کاٹنے سے بچئے

(۲) کسی کی غلطی نکالنے میں احتیاط کیجئے

(۳) موقع محل کے مطابق عمل کیجئے

(۴) مشورہ بُغْض وکینے کو کافُور کرتا ہے

(۵) کسی کی اصلاح کرنے کا انداز محبت بھرا ہونا چاہئے

(۶) رشتے پر رشتہ نہ بھیجئے

(۷) خوامخواہ حوصلہ شکنی نہ کیجئے

(۸) دوسروں کو نہ جھاڑیئے

(۹) رُوحانی عِلاج بھی کیجئے۔

(تفصیل کے لئے رسالے کا پھر سے مطالعہ کیجئے)

فہرس

ماٰخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ قرآن کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
تفسیر الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
الموطا	امام مالک بن انس، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المصنف	امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
الزھد	امام ہناد بن السری الکوفی، متوفی ۲۳۴ھ	دار الخلفاء للکتاب الاسلامی الکویت ۱۴۰۶ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۳۳۲ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ

فتاوٰی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۱۸ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
جنتی زیور	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
شرح الزرقانی	امام محمد بن عبد الباقی زرقانی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد علی بن خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
شواہد النبوۃ	امام عبد الرحمٰن بن احمد الجامی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ۱۴۱۵ھ
سیرتِ مصطفٰی	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	تہران، ایران
درۃ الناصحین	امام عثمان بن حسن، متوفی ۱۲۴۲ھ	دار الفکر بیروت
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	پشاور ۱۴۲۰ھ
تنبیہ المغترین	امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
عوارف المعارف	ابو حفص عمر بن محمد سہروردی شافعی، متوفی ۶۳۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
روض الریاحین	امام عبد اللّٰہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۲۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
مجموعہ رسائل امام غزالی	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۴ھ
الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ والسیرۃ الاحمدیۃ	ماتن: الشیخ زین الدین محمد بن بیر علی البرکلی، متوفی ۹۸۱ھ شارح: الشیخ عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۳۲ھ
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الملفوظ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت)	شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد مصطفٰی رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
الوظیفۃ الکریمہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
نیکی کی دعوت	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
خودکشی کا علاج	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
حیاۃ الحیوان الکبریٰ	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
مدنی کاموں کی تقسیم	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
وسائلِ بخشش	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجاء ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنَّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافِلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-712-9

0109615

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 2634

MC 1286

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net